باب 6: بیرونی شعبہ

مالی سال 22ء کے دوران پاکستان کا بیرونی کھاتہ خاصے دباؤ کا شکار رہا۔ جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کا 4.6 فیصد ہوگیا جو چار سال کی بلند ترین سطح تھی۔ اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں بنیادی طور پر اس اضافے کی وجہ بنیں، جس سے سال کے دوران درآمدی بل میں 32.9 فیصد اضافہ ہوگیا۔ مزید برآں، اقتصادی سرگرمیوں میں توسیع اور کووڈ ویکسین کی درآمد نے درآمدات کو مزید بڑھا دیا۔ برآمدات نے گزشتہ سال کی نمو کی رفتار کو جاری رکھا اور اس میں 26.6 فیصد کا وسیع البنیاد اضافہ ہوا۔ بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں، روپے کی قدر میں کمی کے فوائد، اور عالمی طلب کا بڑھنا اس اضافے کی وجوہات تھیں۔ بالخصوص، کپاس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے باعث ٹیکسٹائل کی برآمدات بڑھیں، اور شعبے کی برآمدات میں ہونے والے مجموعی اضافے میں اس کا حصہ تقریباً تین چوتھائی ہوگیا۔ نان ٹیکسٹائل برآمدات کی برآمدی اساس میں توسیع کے ہمراہ حوصلہ افزا کارکردگی دکھائی دی۔ خدمات کی برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں بھی کافی اضافہ ہوا۔ تاہم، یہ اضافہ دورانِ سال درآمدات میں ہونے والے اضافے کی تلافی نہیں کر سکا۔ مزید برآں، جی-20 کے قرضہ واپسی میں تعطل کے اقدام کی میعاد ختم ہونے اور عالمی شرحِ سود میں اضافے نے جاری کھاتے کے خسارے پر مزید دباؤ ڈالا، کیونکہ بیرونی قرض گیری بہت مہنگی ہوگئی۔ مالی سال 22ء کے دوران ملک کو بلند بیرونی قرضے اور واجبات کی بلند خالص رقوم موصول ہوئیں، جو بڑھ کر 12.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 5.7 ارب ڈالر تھیں۔ تاہم، بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) میں سست اضافہ ہوا؛ جبکہ ایکویٹی تمسکات میں جزدانی سرمایہ کاری کا خالص اخراج دیکھا گیا۔ مجموعی لحاظ سے، مالی سال 22ء کے دوران جاری کھاتے کے خسارے کی مالکاری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خالص مالی رقوم کافی نہیں تھیں۔ اس لیے سال کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں 7.5 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔ آئی ایم ایف پروگرام کے دوبارہ شروع ہونے سے متعلق غیر یقینی صورتِ حال، ملکی پالیسی کی غیر یقینی صورتِ حال اور سیاسی عدم استحکام کی وجہ بیرونی کھاتوں کے دباؤ کا اثر بڑھ گیا جو مالی سال 22ء کے دوران روپے کی قدر میں 23.1 فیصد کمی پر منتج ہوا۔

6 بیرونی شعبہ

6.1 عالمی اقتصادی منظر نامہ

2021ء کے دوران کووڈ کے بعد عالمی معیشت کی بحالی کا تسلسل دکھائی دیا۔ 2021ء میں عالمی معیشت میں بہتری آئی اور دنیا کی حقیقی جی ڈی پی کی نمو تقریباً پانچ دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی (**شکل 6.1 الف**)۔ اقتصادی نمو کی رفتار ناہموار تھی اور ترقی یافتہ معیشتیں اپنی آبادی کو کافی حد تک بلند پالیسی معاونت اور ویکسین فراہم کرنے میں کامیاب ہوگئیں جبکہ ابھرتی ہوئی معیشتیں پیچھے رہ گئیں۔ دورانِ سال صارفین کے اخراجات اور سرمایہ کاری میں اضافے نے بھی اشیا کی عالمی تجارت کے حجم کو وبائی مرض سے پہلے کی سطح سے اوپر دھکیل دیا۔ تاہم، مہنگائی کے دباؤ، رسدی زنجیر کی رکاوٹوں، اور کووڈ کی نئی شکلوں (بشمول اومی کرون اور ڈیلٹا) کے اُبھرنے سے معاشی سرگرمیوں کی رفتار میں کمی آنا شروع ہوگئی جس کی وجہ سے 2021ء کے اختتام تک کچھ ممالک میں دوبارہ لاک ڈاؤن نافذ کرنے کی ضرورت پڑی۔

شکل 6.1: عالمی کلی معاشی اظہاریے

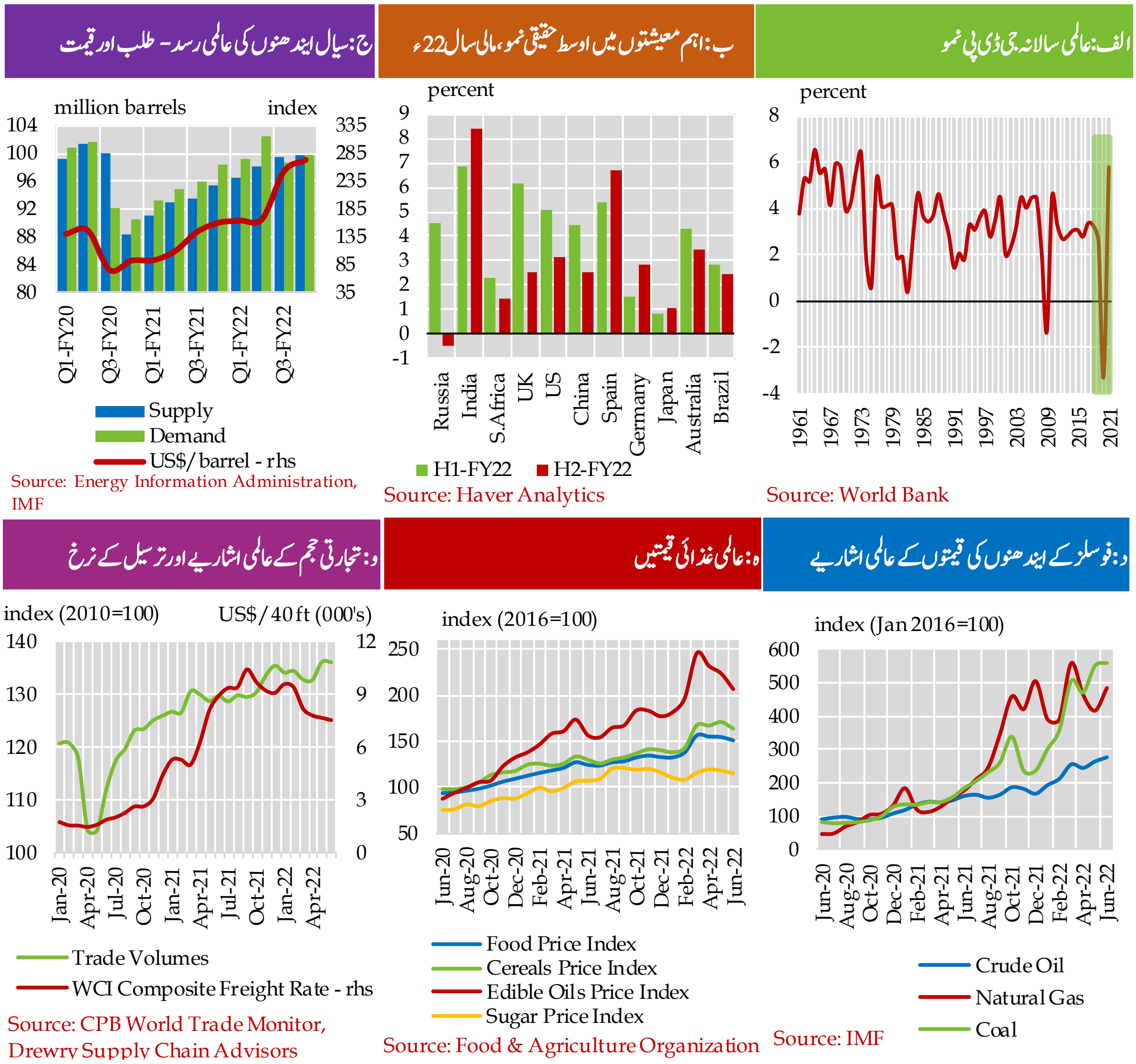

جیسے جیسے سال آگے بڑھتا گیا، قیمتوں میں اضافے کا رجحان شدید ہوتا گیا، کیونکہ بنیادی اشیا کی رسد بڑھتی ہوئی طلب کو مناسب طریقے سے پورا کرنے کے لیے کافی نہیں تھی۔ خاص طور پر، ایندھن کی عالمی رسد میں سست اضافہ ہوا کیونکہ اوپیک پلس کے رکن ممالک پیداواری کوٹے پر قائم رہے، جبکہ نان اوپیک ارکان کی رسد بھی کم رہی، جس سے خام تیل کی طلب اور رسد کا فرق بڑھ گیا (**شکل 6.1 ج**)۔ کچھ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتیں بھی پست فصلوں کی وجہ سے خوراک کی بلند قیمتوں سے متاثر ہوئیں (**شکل 6.1 د**، اور **6.1 ہ**)۔ اومی کرون کے پھیلاؤ نے اجناس کی فراہمی میں سختیوں کے ساتھ ساتھ، قیمتوں کے اتار چڑھاؤ اور رسدی زنجیر کی رکاوٹوں میں بھی اضافہ کیا۔ اسی طرح، بندرگاہوں میں ہجوم، شپنگ میں تاخیر اور کارکنوں کے قرنطینہ ہونے کی ضروریات کی وجہ سے عالمی تقسیم کاری نیٹ ورکس پر بڑھتے ہوئے تناؤ کے دوران عالمی تجارتی حجم میں زبردست اضافے نے مال برداری کی لاگت کو بڑھا دیا (**شکل 6.1 و**)۔

بڑھتی ہوئی قیمتوں کے ردعمل میں، کچھ اُبھرتی ہوئی اور ترقی یافتہ معیشتوں کے مرکزی بینکوں نے طلب میں ہونے والے اضافے سے نمٹنے کے لیے کووڈ کے بعد کی پالیسی کے محرک کو ختم کرنے پر انحصار کیا۔ مزید برآں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی سے قبل اُبھرتی ہوئی معیشتوں جیسے برازیل، ارجنٹینا، یوکرین اور ترکی نے اپنے پالیسی ریٹس میں اضافہ کرنا شروع کر دیا تھا (**شکل 6.2**)۔ اسی طرح، نومبر 2021ء سے یو ایس فیڈرل ریزرو کی جانب سے مہنگائی بڑھنے کے بیانات، ازاں بعد مارچ 2022ء میں کووڈ کے بعد پہلی بار اس کی شرح میں اضافہ اور 2022ء کے بقیہ حصے میں متعدد بار اس کی شرحوں میں اضافے کی توقعات نے ابھرتی ہوئی منڈیوں اور جدید معیشتوں کی کرنسیوں کی وسیع رینج کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافہ کیا (**شکل 6.3**)۔ نتیجتاً کرنسی کی قدر میں ہونے والی کمی نے ابھرتی ہوئی معیشتوں میں مہنگائی کے دباؤ کو بڑھا دیا، جس سے شرح میں مزید اضافے ہوئے۔

عالمی معیشت اس وبائی مرض کے اثرات سے سنبھل ہی رہی تھی، جب فروری 2022ء میں روس یوکرین تنازعہ شروع ہوا، جس سے تمام ممالک میں رسد کو شدید دھچکا پہنچا۔[1] بالخصوص روس اور یوکرین کو مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران جی ڈی پی میں نمایاں کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ روس یوکرین بحران کے اثرات تجارت، مالی روابط اور اجناس کی منڈیوں کے ذریعے دوسری معیشتوں تک پھیل گئے۔ روس تیل، گیس اور دھات کا ایک اہم سپلائر ہے؛ یوکرین کے ساتھ ساتھ روس مکئی اور گندم کا بھی بنیادی سپلائر ہے۔ ترقی یافتہ معیشتوں نے روس پر نمایاں مالی پابندیاں عائد کیں، جس سے عالمی سطح پر مہنگائی کے دباؤ میں مزید اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران اجناس کی قیمتوں میں اضافہ تمام ممالک میں اقتصادی سرگرمیوں کی رفتار پر اثرانداز ہوا (**شکل 6.1 ب**)۔

شکل 6.2: عالمی زری پالیسی شرحیں

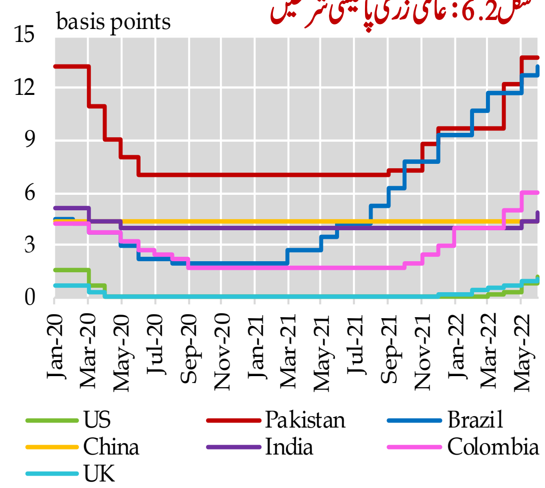

Source: Haver Analytics

مزید برآں، مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران چین کو اقتصادی ترقی میں کافی سست روی کا سامنا کرنا پڑا، جس کی بڑی وجہ خطے میں اومی کرون کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے لگایا جانے والا مسلسل لاک ڈاؤن تھا، لہٰذا، عالمی سطح پر رسد میں رکاوٹیں بڑھتی گئیں۔ روس یوکرین بحران سے قبل، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ابھرتی ہوئی معیشتوں نے پالیسی ریٹ بڑھانا شروع کر دیا تھا، جس سے مالی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ پیدا ہوا گیا۔ روس-یوکرین بحران کے ساتھ، خطرے کی طلب میں کمی اور معیاری اثاثوں کی طرف سرمائے کی پرواز سے عالمی مالی حالات اور بھی سخت ہو گئے۔ اس کے علاوہ، ترقی یافتہ معیشتوں میں زری سختی کے نتیجے میں ان معیشتوں میں ریاستی بانڈ کی یافتیں بڑھ گئیں۔ سخت مالی حالات کے دوران ابھرتی ہوئی معیشتوں میں کمزور کرنسیوں نے بیرونی قرض گیری کی لاگت کو بڑھا دیا۔ مالیاتی لحاظ سے، کووڈ سے متعلقہ اخراجات نے متعدد ممالک میں پالیسی گنجائش کو ختم کر دیا، جس سے

[1] عالمی سرمایہ کاری رپورٹ۔ 2022ء، یو این سی ٹی اے ڈی

قرضوں کی سطح بڑھ گئیں، اور گھرانوں اور فرموں کو بڑھتی ہوئی مہنگائی کے اثرات سے بچانے کے لیے بہت کم مالی گنجائش باقی بچی۔[2]

شکل 6.3: مالی سال 22ء میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کرنسی میں تبدیلی

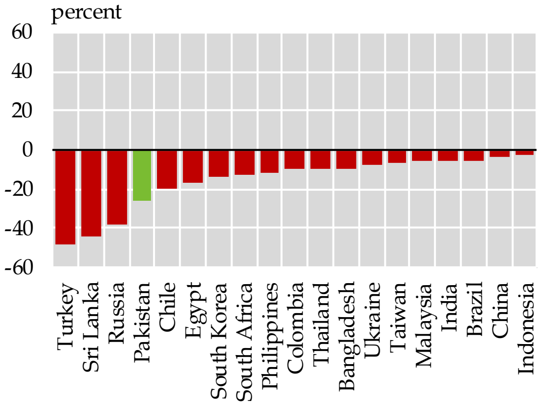

Source: Haver Analytics

روس یوکرین بحران نے اجناس کی قیمتوں کو مضبوط کرکے عالمی تجارت کو بھی متاثر کیا۔ مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران، علاوہ جنوبی کوریا اور چین، بڑی معیشتوں کے لیے ایشیا کی تجارت 2019ء کی سطح سے کافی اوپر تھی۔ اجناس کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ، اجناس برآمد کرنے والے خطوں میں برآمدات میں زبردست اضافہ ہوا، جسے بڑھتی ہوئی طلب اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے سے تقویت ملی تھی۔ تاہم، مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران عالمی تجارت میں نمو سست پڑ گئی (**شکل 6.1و**)۔

روس-یوکرین تنازعے کی شدت نے عالمی نمو کے لیے منفی خطرات کو بڑھا دیا ہے۔ 2022ء کے دوران عالمی نمو کے تخمینوں کو کم کرکے 3.2 فیصد کر دیا گیا، جبکہ 2021ء میں 6.1 فیصد کے تخمینے لگائے گئے تھے۔[3] ترقی یافتہ معیشتوں میں، امریکہ کو گھرانوں کی قوت خرید میں کمی اور زری پالیسی میں سختی کا سامنا ہے۔ یورپ کو روس-یوکرین بحران اور زری سختی کے اہم اثرات کا سامنا ہے۔ ابھرتی ہوئی منڈی کی معیشتوں کے ضمن میں، اقتصادی نمو میں تنزلی کی بیشتر وجہ چینی اقتصادی سست روی اور بھارت میں معتدل نمو ہے۔

6.2 پاکستان کا ادائیگیوں کا توازن

مالی سال 22ء کے دوران پاکستان کا بیرونی کھاتہ نمایاں طور پر ابتر ہو گیا (**جدول 6.1**)۔ مالی سال 22ء میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 17.4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 2.8 ارب ڈالر تھا۔ اگرچہ دورانِ سال ملک کو بیرونی قرضوں اور واجبات کی زیادہ رقوم حاصل ہوئیں، لیکن یہ مالکاری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں تھے، نتیجتاً مالی سال 22ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ کے سیال ذخائر میں 7.5 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔ بیرونی کھاتے پر بڑھتے ہوئے دباؤ کے ساتھ، مالی سال 22ء میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 23.1 فیصد کی سال بسال کمی آئی۔

عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ بنیادی طور پر ملک کے بیرونی کھاتے میں ابتری کا ذمہ دار تھا۔ مالی سال 22ء کے دوران ایشیا کی درآمدات میں 32.9

شکل 6.4 الف: مالی سال 22ء کے دوران توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے درآمدات کو بڑھا دیا

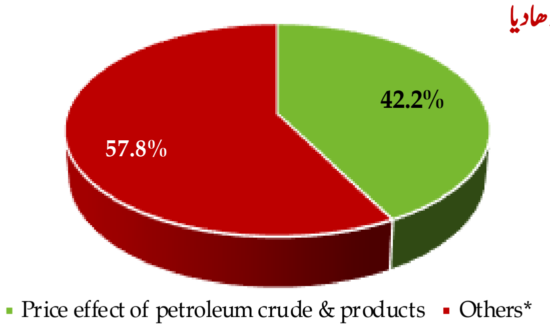

*Others include price and volume effect of all other imports, and volume effect of petroleum crude and petroleum products.

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.4 ب: مالی سال 22ء کے دوران بڑھتی ہوئی قیمتیں اور حجم برآمدات کے اضافے میں مددگار رہے

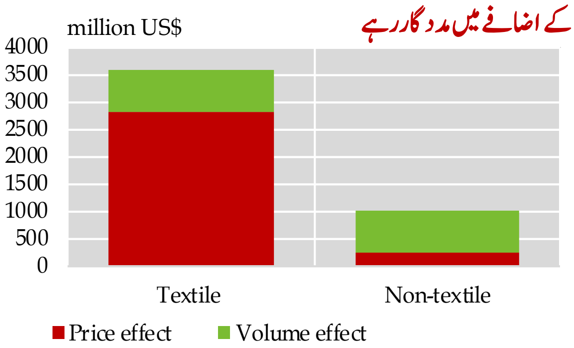

*This analysis covers 77 percent exports for which price and volume data is available for FY22

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[2] عالمی سرمایہ کاری رپورٹ۔ 2022ء، یو این سی ٹی اے ڈی

[3] عالمی اقتصادی منظرنامہ۔ جولائی 2022ء، آئی ایم ایف

جدول 6.1: جولائی تا جون کے دوران پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن

ارب امریکی ڈالر

	مالی سال21ء	مالی سال22ء	تبدیلی
جاری کھاتے کا توازن	**-2,820**	**-17,405**	**-14,585**
تجارتی توازن	**-28,634**	**-39,681**	**-11,047**
برآمدات	25,639	32,471	6,832
درآمدات	54,273	72,152	17,879
جس میں توانائی کی درآمدات	9,747	18,743	8,996
غیر توانائی درآمدات	44,526	53,409	8,883
خدمات کا توازن	**-2,516**	**-5,019**	**-2,503**
بنیادی آمدنی کا توازن	**-4,400**	**-5,296**	**-896**
جس میں سودی ادائیگیاں	2,176	3,240	1,064
ثانوی آمدنی کا توازن	**32,730**	**32,591**	**-139**
جس میں کارکنوں کی ترسیلات زر	29,450	31,279	1,829
مالی کھاتے کا توازن*^	**-8,768**	**-11,149**	**-2,381**
پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	1,819	1,869	50
پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری	2,762	-78	-2,840
جس میں یوروبانڈ/صکوک	-	1,000	1,000
بیرونِ ملک زرِمبادلہ اثاثوں کے ذخائر	1,345	2,490	1,145
زرمبادلہ قرضے اور واجبات (خالص)*	5,691	12,057	6,366
جس میں حکومت	5,738	6,073	335
اسٹیٹ بینک	-1,468	-1	1,467
کمرشل بینک	499	879	380
ایس ڈی آر کا اختصاص	-	2,773	2,773
اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر مدت)	**17,299**	**9,816**	**-7,483**
اسٹیٹ بینک کے پیشگی واجبات (آخر مدت)	-4,870	-3,998	872
پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ (+)/کمی (-)، امریکی ڈالر کے مقابلے میں (فیصد میں)	**6.7**	**-23.1**	**-**

* دورانِ مدت (جولائی تا جون) ذخائر میں تبدیلی، واجبات اور روپے کی شرحِ مبادلہ۔ ^مالی کھاتے کے توازن کے ساتھ منفی علامت کا مطلب ہے پاکستان میں خالص زرمبادلہ رقوم کی آمد۔ مالی کھاتے کے توازن میں تبدیلی کے ساتھ مثبت علامت کا مطلب ہے سال بسال بنیاد پر اور اس کے برعکس پاکستان میں بلند خالص زرِمبادلہ کی آمد

ماخذ: بینک دولت پاکستان

فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا، جس میں سے تقریباً نصف اضافہ صرف خام تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے ہوا (**شکل 6.4 الف**)۔ اس کے علاوہ، کووڈ ویکسین درآمد کرنے کی ضرورت اور ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں توسیع نے بھی درآمدات کی طلب کو بڑھا دیا۔ لہٰذا، برآمدات میں 26.6 فیصد کے نمایاں اضافے کے باوجود، مالی سال22ء کے دوران تجارتی خسارہ بڑھ کر 39.7 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جبکہ مالی سال 21ء کے دوران یہ 28.6 ارب ڈالر تھا۔

بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے برآمدات، بالخصوص کپاس، کو بھی فائدہ ہوا، جبکہ حجم بھی مضبوط رہا (**شکل 6.4 ب**)۔ ٹیکسٹائل کی برآمدی مصنوعات میں ملبوسات (اونی اور تیار ملبوسات) اور گھریلو ٹیکسٹائل شامل ہیں۔ نان ٹیکسٹائل برآمدات میں حوصلہ افزا کارکردگی دکھائی دی، کیونکہ دورانِ سال برآمدات کے مجموعی اضافے میں ان کے بڑھتے ہوئے حجم کا حصہ تقریباً دسواں تھا۔ چاول جیسی کچھ روایتی اجناس کے علاوہ ملک میں کچھ غیر روایتی زمروں جیسے کہ تل، مکئی اور صاف تانبے میں بھی اضافہ دکھائی دیا۔

مالی سال22ء کے دوران خدمات کی برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلاتِ زر سے ملک کی زرمبادلہ آمدنی میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ ترسیلاتِ زر میں زیادہ تر اضافہ ترقی یافتہ معیشتوں (خاص طور پر امریکہ اور برطانیہ) سے ہوا، جس نے

مشرق وسطیٰ کی اہم راہداریوں سے رقوم کی پست آمد کی تلافی کی۔ تاہم، درآمدات میں اضافے نے ان رقوم سے حاصل ہونے والے فوائد کا اثر ماند کر دیا۔ دسمبر 2021ء کے دوران قرضہ واپسی میں تعطل کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کی میعاد ختم ہونے کے ساتھ، بیرونی قرضوں کے بڑھتے ہوئے ذخیرے، اور بڑھتی ہوئی عالمی شرح سود کے ساتھ، بیرونی قرضوں پر سود کی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا جس نے دورانِ سال جاری کھاتے کے خسارے کو مزید بڑھادیا۔

مالی سال 22ء کے دوران زرِمبادلہ کے قرضوں اور واجبات کی خالص آمد بڑھ کر 12.1 ارب ڈالر ہوگئی۔ مالی سال 22ء کے دوران قرضوں کے کلیدی ماخذات دوطرفہ ذرائع تھے، بالخصوص مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں سعودی عرب سے 3 ارب ڈالر کے ٹائم ڈپازٹس اور چین سے 2.3 ارب ڈالر کا تجارتی قرضہ۔ دیگر ذرائع میں ایشیائی ترقیاتی بینک، ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک (اے آئی آئی بی)، اور سرمایہ منڈی ڈویلپمنٹ پروگرام، توانائی کے شعبے میں اصلاحات اور کووڈ سپورٹ کے لیے عالمی بینک شامل ہیں۔ آئی ایم ایف نے چھٹی توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کے جائزے کی تکمیل کے بعد فروری 2022ء میں 1.1 ارب ڈالر کی قسط بھی جاری کی۔ حکومت نے بھی دورانِ سال ریاستی بانڈز کے ذریعے خالص شرائط پر ایک ارب ڈالر جمع کیے۔

عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافے اور ملکی پالیسی کی غیر یقینی صورتِ حال بڑھنے کے بعد مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ان میں سے بیشتر رقوم ملک کے رسک پریمیم میں اضافے سے پہلے موصول ہوئی تھیں۔[4] مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی خاص طور پر دشوار ثابت ہوئی کیونکہ ملک کو قرضوں اور واجبات کی بہت سی ادائیگیاں کرنا تھیں۔

بیرونی کھاتے میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے، حکومت اور اسٹیٹ بینک نے درآمدات پر طلب کے لحاظ سے دباؤ کو کم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ ان میں درج ذیل شامل ہیں (i) ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ؛ (ii) پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 675 بیس پوائنٹس اضافہ؛ (iii) گاڑیوں اور صارفی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کو سخت کرنا؛[5] (iv) کمرشل بینکوں کے لیے مطلوبہ نقدِ محفوظ (سی آر آر) میں اضافہ؛ (v) اضافی درآمدی اشیا پر 100 فیصد کیش مارجن کی ضروریات کا عائد کرنا؛[6] اور (vi) 500 سے زیادہ لگژری اور غیر ضروری اشیا کی درآمد پر پابندی کا نفاذ۔

جاری کھاتہ

مالی سال 22ء میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 17.4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جبکہ گذشتہ برس یہ 2.8 ارب ڈالر تھا۔ عالمی طلب کی سازگار حرکیات اور ملکی پالیسی مراعات (بینکوں سمیت برآمد کنندگان اور ترسیلاتِ زر کے پروسیسرز کے لیے) کے تسلسل کے دوران اشیا اور خدمات کی برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلاتِ زر سے ملک کی زرِمبادلہ آمدنی میں گذشتہ برس کے مقابلے میں قابل ذکر اضافہ درج کیا گیا۔ کپاس کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے ٹیکسٹائل کی برآمدات کو بھی فائدہ ہوا، جس میں اہم مصنوعات کے حجم میں اضافہ بھی برآمدی وصولیوں پر مثبت اثر ڈال رہا ہے۔ تاہم، عالمی اجناس، بالخصوص تیل اور دیگر توانائی کی مصنوعات، خوردنی تیل، اور فولاد، کی قیمتوں میں وسیع البنیاد اضافے سے درآمدی ادائیگیاں بڑھ گئیں۔ مزید برآں، بیرونی قرضوں پر بلند سود کی ادائیگی سے بنیادی آمدنی کا خسارہ بڑھ گیا۔ نتیجتاً، جاری کھاتے کا خسارہ گذشتہ برس کی سطح کے مقابلے میں نمایاں طور پر بڑھ گیا۔

کارکنوں کی ترسیلاتِ زر

مالی سال 22ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں 6.2 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، جو ریکارڈ 31.2 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ متعدد ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں بلند وصولیاں دکھائی دیں، جبکہ کچھ دیگر (مثلاً، بنگلہ دیش) میں بھی مالی سال 22ء کے دوران رقوم کی آمد میں کمی دیکھی گئی (**شکل 6.5**)۔ کارکنوں کی ترسیلاتِ زر کا بہاؤ ترقی پذیر ممالک اور خطوں میں ملک کے مخصوص عوامل، ترسیلی ممالک کے پالیسی موقف، بین الاقوامی ماحول اور میزبان ممالک میں اقتصادی سرگرمیوں کی وجہ سے مختلف ہوتا ہے۔

[4] مالی سال 22 کی چوتھی سہ ماہی کے دوران پاکستان کے 5 سالہ ریاستی زرِمبادلہ بانڈز پر سی ڈی ایس کا تفاوت مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی سے 2245.4 فیصدی درجات بڑھ گیا۔

[5] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 29 برائے 2021ء (23 ستمبر 2021ء)، اسٹیٹ بینک

[6] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 09 برائے 2022ء (7 اپریل 2022ء) اور بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 30 برائے 2021ء (30 ستمبر 2022ء)

شکل 6.5: جولائی تا مارچ کے دوران ابھرتی ہوئی معیشتوں میں ترسیلاتِ زر کی آمد میں کمی

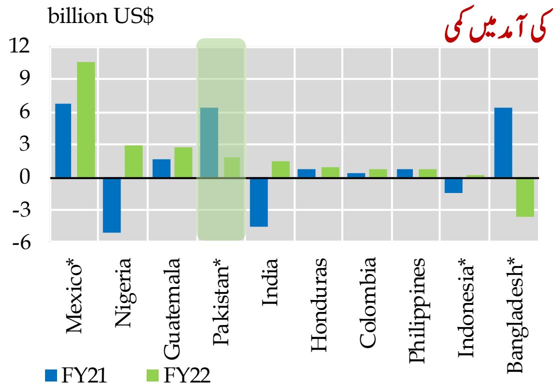

* Jul-Jun data
Source: Haver Analytics & State Bank of Pakistan

علی الخصوص، لاطینی امریکی ممالک کے ساتھ ساتھ کچھ ایشیائی معیشتوں جیسے بھارت، پاکستان اور فلپائن نے ترقی یافتہ معیشتوں سے وصولی میں اضافہ درج کیا۔[7] کووِڈ دھچکے کے تناظر میں امریکہ اور بعض یورپی ممالک میں اعلان کردہ معاشی محرک پیکجوں کا روزگار کی تخلیق پر مثبت اثر پڑا؛ جس سے غیر ملکی کارکنوں کو بالعموم اور ہسپانوی اور لاطینی نژاد افراد کو بالخصوص فائدہ پہنچا۔

پاکستان کے لحاظ سے، اس اضافے میں شمالی امریکہ، یورپ بشمول برطانیہ اور آسٹریلیا نے سب سے زیادہ حصہ ڈالا۔ تاہم، خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے ممالک، بالخصوص سعودی عرب سے آنے والی رقوم گذشتہ برس کی سطحوں پر رُک گئیں، جبکہ دورانِ سال متحدہ عرب امارات سے وصولیوں میں کمی آئی (جدول 6.2)۔

مالی سال 22ء میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات ہجرت کرنے والے کارکنوں کی تعداد میں بالترتیب 61 فیصد اور 103 فیصد اضافے کے باوجود یہ صورتِ حال ہے۔ متعدد عوامل اس پست رجحان کے ذمہ دار ہیں۔ اوّل، سرحد پار ہوائی سفر کے دوبارہ شروع ہونے سے ممکنہ طور پر کچھ ترسیلات کی آمدورفت غیر رسمی ذرائع کی طرف منتقل ہوگئی۔ عالمی بینک نے نہ صرف

جدول 6.2: پاکستان کو کوریڈور کے لحاظ سے ترسیلاتِ زر

ملین ڈالر

	مالی سال 19ء	مالی سال 20ء	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مطلق تبدیلی	
					مالی سال 21ء	مالی سال 22ء
خلیج تعاون کونسل	11,739	15,135	17,223	17,225	2,087	2
سعودی عرب	5,003	6,613	7,726	7,754	1,112	28
متحدہ عرب امارات	4,617	5,612	6,165	5,846	553	-319
دیگر	2,119	2,910	3,332	3,625	421	293
برطانیہ	3,412	2,569	4,091	4,493	1,522	402
شمالی امریکہ	3,522	2,056	3,195	3,795	1,139	601
امریکہ	3,309	1,743	2,600	3,087	857	487
کینیڈا	213	313	595	708	282	113
یورپی ممالک	609	1,778	2,729	3,362	950	633
جرمنی	124	392	432	509	40	77
فرانس	61	240	423	488	183	65
اٹلی	111	361	607	856	246	249
اسپین	151	330	402	513	72	111
آسٹریلیا	246	340	598	753	258	155
دیگر ممالک	2,211	1,253	1,615	1,608	362	-7
مجموعی ترسیلاتِ زر	**21,739**	**23,132**	**29,450**	**31,279**	**6,318**	**1,829**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

[7] مائگریشن اینڈ ڈویلپمنٹ بریف 36 (ماخذ: عالمی بینک)

پاکستان کے لیے بلکہ جنوبی ایشیا کے دوسرے بڑے وصول کنندگان (جیسے بھارت اور بنگلہ دیش)[8] کے لیے بھی ممکنہ خطرے کے طور پر اس عنصر کا حوالہ دیا ہے، کیونکہ بیشتر ہنر مند اور نیم ہنر مند کارکنان (بلیو کالر ملازمتوں میں) وطن میں ترسیلاتِ زر بھیجنے کے لیے زیادہ تر ذاتی تعلقات پر انحصار کرتے ہیں۔ دوم، حکومتِ پاکستان نے سعودی عرب سے آنے والی ترسیلاتِ زر پر بینکوں کو دی جانے والی رعایت (ترسیلات کی فیس پر 20 ریال کی چھوٹ) واپس لے لی۔ رسمی ذرائع سے ترسیلاتِ زر کی آمد کی حوصلہ افزائی کے لیے، حکومت 100 ڈالر سے زائد کی کم از کم ترسیلاتِ زر پر بینکوں کو ترسیلاتِ زر کی فیس (ٹی ٹی چارجز) ادا کرتی ہے۔ اس رعایت کے واپس لیے جانے سے ان میں سے کچھ ترسیلات غیر رسمی ذرائع پر منتقل ہوگئیں۔ تاہم، چونکہ خطے میں ملازمت کرنے والے پاکستانی کارکنوں کی تعداد خاصی زیادہ ہے لہٰذا مالی سال 22ء کے دوران پاکستان آنے والی مجموعی ترسیلاتِ زر میں جی سی سی ممالک سے آنے والی رقوم کا حصہ 50 فیصد سے زائد تھا۔

ترقی یافتہ معیشتوں سے آنے والی رقوم کی حرکیات قدرے مختلف تھیں۔ ان ممالک میں پاکستانی ترسیلات کنندگان بالعموم آباد تارکینِ وطن ہیں اور ان میں سے اکثر وائٹ کالر ملازمتیں کرتے ہیں یا ذاتی کاروبار کے حامل ہیں۔ ان معیشتوں میں مضبوط جی ڈی پی اور اجرت میں اضافے کے ساتھ ساتھ کووڈ سے متعلق مالی محرکات سے ملنے والے معاوضے (نقد رقوم کی منتقلیوں، موخر کرائے اور یوٹیلیٹی ادائیگیوں کی شکل میں) نے ان کی آمدنیوں پر نمایاں اثر ڈالا، جس نے ترقی یافتہ معیشتوں کی جانب سے رقوم کی آمد میں اضافے میں حصہ لیا ہوگا۔[9]

مزید برآں، ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں مسلسل کمی کی وجہ سے تیزی سے سرمایہ حاصل کرنے کے لیے پاکستانی اثاثے، بالخصوص رئیل اسٹیٹ زیادہ منافع بخش ہوسکتے ہیں۔

بنیادی آمدنی کا کھاتہ

مالی سال 22ء کے دوران بنیادی آمدنی کا خسارہ بڑھ کر 5.3 ارب ڈالر ہوگیا، جو گذشتہ برس کے 4.4 ارب ڈالر سے 20.4 فیصد زیادہ ہے۔ اس اضافے کو مالی سال 21ء کے پست اساسی اثر سے جزواً منسوب کیا جاسکتا ہے، جب خسارہ 15.5 فیصد کمی سے چھ سال کی پست ترین سطح پر آگیا تھا۔

مالی سال 22ء کے دوران قرضے کی بلند واپسی بنیادی آمدنی کے خسارے میں اضافے کی اہم وجہ تھی۔ مئی 2020ء اور دسمبر 2021ء کے دوران، ملک نے 3.7 ارب ڈالر مالیت کے بیرونی قرضوں کی ادائیگیوں (اصل اور سود دونوں) کی معطلی کے ساتھ، قرضہ واپسی میں تعطل کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) سے فائدہ اٹھایا۔ اس کی میعاد ختم ہونے کے ساتھ ہی، مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران سرکاری قرضوں پر سود کی ادائیگیوں میں خاصا اضافہ ہوگیا (**شکل 6.6الف** اور **6.6ب**)، جس نے مالی سال 22ء کے دوران سودی

شکل 6.6 الف: ششماہی سودی ادائیگیاں

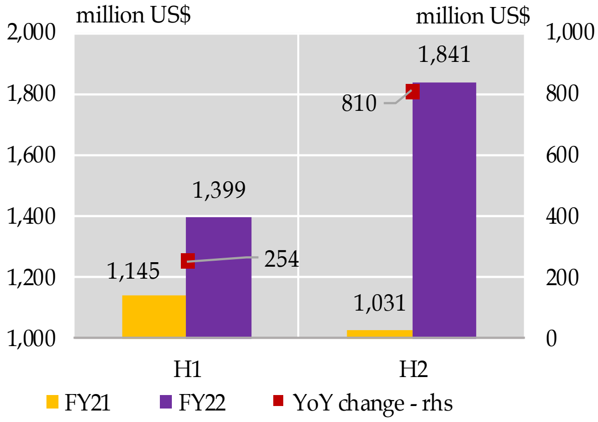

Source: State Bank of Pakistan

شکل 6.6ب: ماخذ کے لحاظ سے مجموعی سودی ادائیگیوں میں سال بسال تبدیلی کا تجزیہ، م س22ء

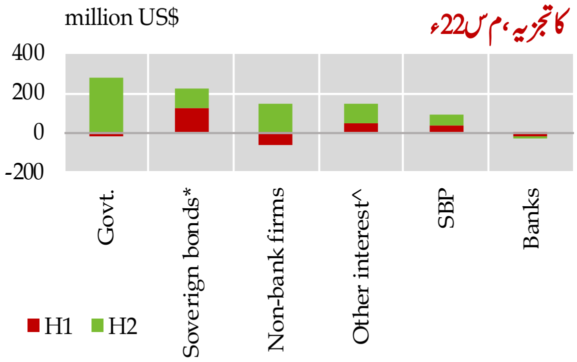

*Eurobonds & Sukuks; ^other portfolio interest
Note: This breakdown is given based on unadjusted data.
Source: State Bank of Pakistan

[8] مائگریشن اینڈ ڈویلپمنٹ بریف 36، مئی 2022ء (ماخذ: عالمی بینک)

[9] مائگریشن اینڈ ڈویلپمنٹ بریف 36، مئی 2022ء (ماخذ: عالمی بینک)

ادائیگیوں کی مجموعی واپسی کو بڑھا کر 3.2 ارب ڈالر کر دیا، جو سال بسال 1.1 ارب ڈالر زائد تھا۔ علاوہ ازیں، گذشتہ برس کے دوران 2.5 ارب ڈالر کے نئے یورو بانڈز کے اجرا کے بعد، مالی سال 22ء کے دوران یورو بانڈز / صکوک پر ادائیگیوں میں بھی 62.2 فیصد اضافہ ہوا۔ آخراً، بڑھتی ہوئی عالمی شرح سود کے ماحول نے بھی پاکستان کے بیرونی قرضوں کی واپسی میں اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔

خدمات کا کھاتہ

گذشتہ تین برسوں کے دوران لگاتار کمی کے بعد، مالی سال 22ء کے دوران خدمات کے کھاتے کا خسارہ دگنا سے زائد اضافے کے ساتھ 5.0 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 2.5 ارب ڈالر تھا۔ خدمات کی درآمدات میں بڑے اضافے کی وجہ سے یہ ابتری آئی، جس نے خدمات کی برآمدات میں معقول اضافے کو ماند کر دیا (**جدول 6.3**)۔

جدول 6.3: خدمات کے تجارتی کھاتے کی تفصیل

ملین ڈالر

	درآمدات (د)		برآمدات (ب)		میزان (ب-د)	
	مالی سال 22ء	سال بسال تبدیلی	مالی سال 22ء	سال بسال تبدیلی	مالی سال 22ء	سال بسال تبدیلی
الف) ٹرانسپورٹ	**6,787.2**	**3,508.3**	**821.1**	**277.1**	**-5,966.1**	**-3,231.2**
بحری مال برداری	5,377.4	2,918.3	94.0	59.8	-5,283.4	-2,858.5
فضائی مسافر	691.9	485.1	429.3	143.3	-262.6	-341.8
مال برداری	255.5	91.9	31.4	2.3	-224.1	-89.7
ب) سفر	**1,355.9**	**603.9**	**541.1**	**40.1**	**-814.8**	**-563.8**
تعلیمی تجربہ	265.1	116.6	10.8	-1.8	-254.3	-118.5
دیگر (ذاتی)	1,075.6	490.3	523.9	39.7	-551.6	-450.6
ج) آئی سی ٹی خدمات	**612.0**	**82.0**	**2,617.9**	**510.1**	**2,005.9**	**428.1**
سافٹ ویئر کی مشاورتی خدمات	214.1	45.0	795.5	240.9	581.4	195.9
دیگر کمپیوٹر خدمات	71.8	5.4	743.8	50.8	672.1	45.5
کمپیوٹر سوفٹ ویئر کی برآمدات	241.7	26.4	564.6	147.1	322.9	120.7
کال سینٹرز	0.2	0.1	215.5	61.0	215.3	60.8
ذیلی مجموعہ (الف+ب+ج)	**8,755.1**	**4,194.2**	**3,980.1**	**827.3**	**-4,775.0**	**-3,366.9**
مجموعی خدمات	**11,969.7**	**3,508.4**	**6,950.4**	**1,004.9**	**-5,019.3**	**-2,503.5**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مزید برآں، مالی سال 22ء میں بیرونی سرمایہ کاری پر منافع اور منافعِ منقسمہ کی واپسی میں معمولی اضافے نے بھی بنیادی آمدنی کے خسارے کے بڑھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مالی سال 22ء کے پہلے نو مہینوں میں منافع اور منافعِ منقسمہ کی واپسی میں معتدل اضافہ ہوا، کیونکہ بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) اور بیرونی جزدانی سرمایہ کاری (ایف پی آئی) کو راغب کرنے والی کمپنیوں نے بلند منافع کمایا۔[10] تاہم، سال کی آخری سہ ماہی میں کمی دیکھی گئی، دورانِ سہ ماہی روپے کی قدر میں مزید کمی کو اس کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

خدمات کی درآمدات 12 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں 41.5 فیصد زیادہ ہیں، اس اضافے میں سب سے زیادہ حصہ سمندری اور فضائی مال برداری کا ہے۔ مالی سال 22ء کے دوران سامانِ تجارت کی درآمدات میں اضافے اور عالمی مال برداری کے بڑھتے ہوئے اخراجات نے مال برداری کی ادائیگیوں کو بڑھا کر 5.8 ارب ڈالر تک پہنچا دیا، جبکہ گذشتہ برس یہ 2.6 ارب ڈالر تھیں (**شکل 6.7 الف** اور **6.7 ب**)۔

[10] ماخذ: منتخب غیر مالی کمپنیوں کے مالی گوشواروں کا سہ ماہی تجزیہ (31 مارچ 2022ء)

شکل 6.7 الف: تجارتی درآمد اور مال برداری ادائیگیاں

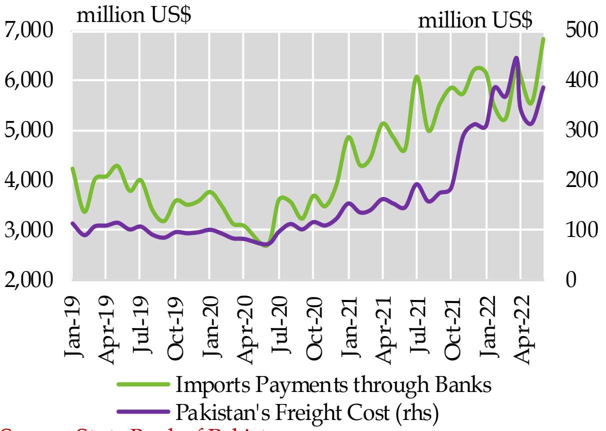

Source: State Bank of Pakistan

شکل 6.7 ب: ترسیل کی عالمی لاگت اور مال برداری عامل میں تبدیلی

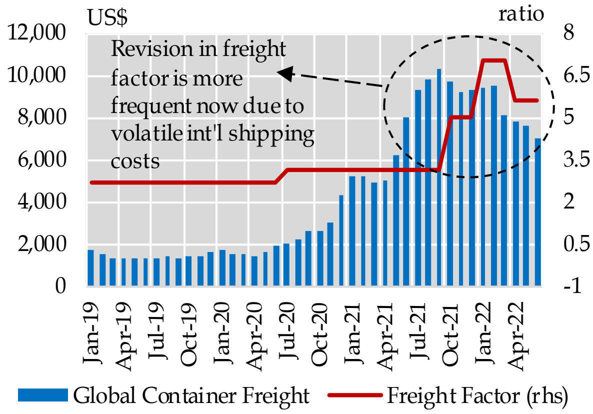

Source: Statista and State Bank of Pakistan

مزید برآں، مالی سال 22ء کے دوران عالمی فضائی سفر کے دوبارہ کھلنے کی وجہ سے، فضائی نقل و حمل اور سفر سے متعلق خدمات کی درآمدات 2020ء کی پست ترین سطح سے پلٹ گئیں، جب کووڈ نے پوری دنیا میں ان خدمات کو متاثر کیا تھا (**شکل 6.8**)۔ انھی وجوہات کی بنا پر، تعلیم سے متعلق اخراجات کے ساتھ ساتھ مذہبی اور تفریحی طور پر بیرونِ ملک سفر کی ادائیگیوں میں بھی گزشتہ برس کے مقابلے میں اضافہ ہوا۔

خدمات کی برآمدات 7.0 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 16.9 فیصد زیادہ ہیں۔ بالخصوص، آئی سی ٹی خدمات میں 2.6 ارب ڈالر کی برآمدی وصولیاں ہوئیں جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 24.2 فیصد زائد ہیں۔ مالی سال 22ء میں خدمات کی تجارت کا یہ سب سے بڑا خالص برآمدی شعبہ بھی تھا، جس کی خالص وصولیاں 2.0 ارب ڈالر رہیں۔ حالیہ برسوں کے دوران آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے؛ متعدد عوامل اس کارکردگی کا باعث ہیں، جن پر **باکس 6.1** میں بحث کی گئی ہے۔

آئی سی ٹی کے علاوہ، مالی سال 22ء کے دوران بیرونِ ملک سے قومی ایئرلائنز کے ذریعے آنے والے مسافروں کی جانب سے کی جانے والی ادائیگیوں میں 1.2 گنا کا سالانہ اضافہ ہوا اور وہ 970.4 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔[11] تاہم، سفری خدمات کی وجہ سے رقوم کی اس آمد کا اثر بلند اخراج سے زائل ہو گیا، کیونکہ غیر ملکی ایئرلائنز کے مقابلے میں پاکستانی ایئرلائنز کافی کم غیر ملکی روٹس پر کام کرتی ہیں۔

شکل 6.8: بین الاقوامی کمرشل پروازوں کی تعداد

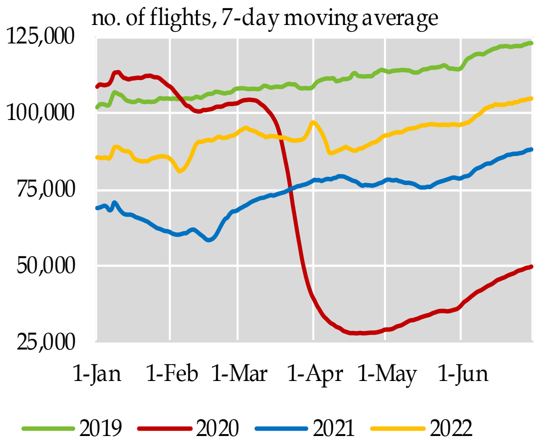

Source: Flightradar24

باکس 6.1: پاکستان کی آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات میں توسیع کے بنیادی عوامل

پاکستان نے کووڈ پاکستان کی ٹیلی کمیونیکیشن، کمپیوٹر اور انفارمیشن سروسز (جسے عام طور پر انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی، یا آئی سی ٹی خدمات بھی کہا جاتا ہے) کی برآمدات مالی سال 22ء کے دوران غیر معمولی اضافے سے 2.6 ارب ڈالر (مجموعی خدمات کی برآمدات کے 37.7 فیصد) تک پہنچ گئیں، جبکہ مالی سال 06ء میں یہ 269 ملین ڈالر (7.2 فیصد) تھیں۔ مالی سال 18ء کے دوران انھوں نے ایک ارب ڈالر کا ہندسہ عبور کیا؛ اور مالی سال 21ء تک دو ارب ڈالر کا نشان عبور کر چکی تھیں (**شکل 6.1.1**)۔

[11] **جدول 6.3** میں اس تعداد کا تخمینہ "ہوائی مسافروں" اور "سفر" کے ضمن میں خدمات کی برآمدات کو شامل کر کے لگایا جاتا ہے۔

شکل 6.1.1: آئی سی ٹی خدمات کی فرمز کی نمو اور برآمدات

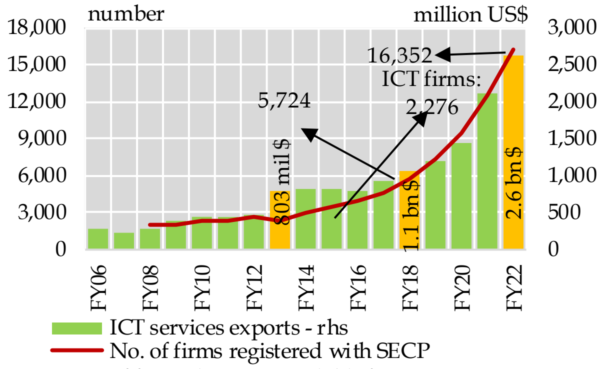

*Note: No. of firms data not available for FY06-07

Sources: Securities & Exchange Commission of Pakistan and State Bank of Pakistan

شکل 6.1.2: آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات کا تجزیہ

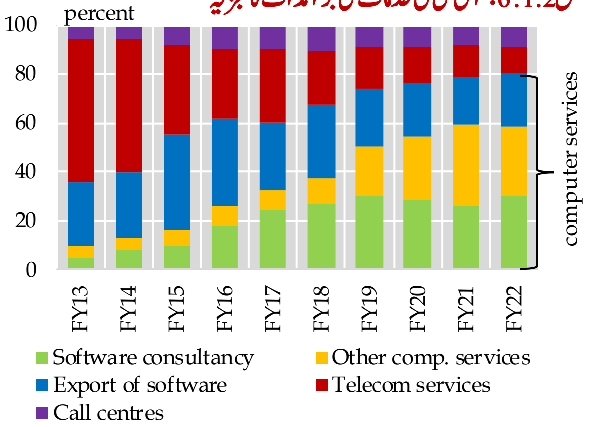

Source: State Bank of Pakistan

آئی سی ٹی خدمات کو تین ذیلی زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے: ٹیلی کمیونیکیشن کی خدمات، کمپیوٹر سروسز، اور انفارمیشن سروسز۔ سب سے بڑا حصہ کمپیوٹر سروسز کا ہے، مالی سال 18ء اور مالی سال 22ء کے درمیان ان کا حصہ اوسطاً 76 فیصد رہا۔ کمپیوٹر سروسز، سافٹ ویئر کنسلٹنسی، سوفٹ ویئر کی برآمدات، اور دیگر کمپیوٹر خدمات، جن میں بنیادی طور پر فری لانسنگ سرگرمیوں کا غالب حصہ ہے، سب سے زیادہ وصولیاں حاصل کرتی ہیں (شکل 6.1.2)۔ مختلف معاون عوامل بشمول بڑھتی ہوئی عالمی طلب، سازگار حکومتی پالیسیوں، نیز نوجوان، ٹیکنالوجی سے واقف آبادی کے ایک بڑے حصے نے پاکستان کی آئی سی ٹی برآمدات میں اس تیزی سے اضافے میں مدد دی، جیسا کہ ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

بڑھتی ہوئی عالمی طلب: ٹیکنالوجی پر مبنی چوتھے صنعتی انقلاب کی بنا پر بڑھتی ہوئی عالمی طلب کے باعث پاکستان کی آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے۔ حالات کے اتار چڑھاؤ کے باوجود، 2000ء کی دہائی سے دنیا بھر میں آئی سی ٹی کے اخراجات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے (شکل 6.1.3)۔ خدمات کی عالمگیریت کے پیش نظر، پاکستان دنیا میں آئی سی ٹی کی بڑھتی ہوئی طلب کے استفادہ کنندگان میں سے ایک رہا ہے، خاص طور پر کمپیوٹر سافٹ ویئر اور کمپیوٹر سے متعلق دیگر خدمات (بالخصوص فری لانسنگ) میں۔

شکل 6.1.3: دنیا بھر میں آئی سی ٹی اخراجات کے تاریخی اعداد و شمار

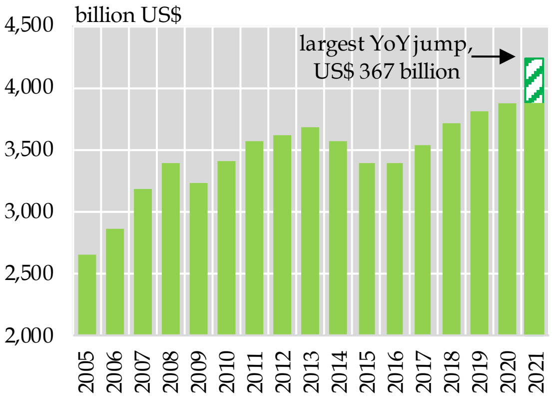

Source: Statista

مزید برآں، پاکستان نے کووڈ19 سے بھی فائدہ اٹھایا، جس کی وجہ سے دنیا بھر میں ٹیکنالوجی کو اپنانے میں تیزی آئی ہے، اور جس سے آئی سی ٹی مصنوعات اور خدمات کی طلب میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ یو این سی ٹی اے ڈی کی ایک رپورٹ کے مطابق، عالمی آئی سی ٹی خدمات کووڈ19 کے دوران نہ صرف مضبوط رہیں بلکہ ان میں اضافہ ہوا۔[12] اس وبائی مرض نے کاروباری اداروں اور افراد کے لیے ڈیجیٹل ٹولز سے فائدہ اٹھانے کے مضبوط محرک کو فعال کیا، جس سے 2020ء کے دوران دنیا بھر میں آئی سی ٹی کی برآمدات میں 6 فیصد اضافہ ہوا اور وہ 676 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر میں لاک ڈاؤن سے متعلق پابندیوں سے مواصلاتی خدمات، کمپیوٹر خدمات اور سافٹ ویئر کے استعمال کو فروغ ملا ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کی ایک اور رپورٹ میں بھی عالمی ڈیجیٹل خدمات کی تجارت میں کووڈ سے ہونے والی تیزی کارفرما نظر آئی، جس کا مرکز ایشیا اور پیسیفک ہیں۔[13] پاکستان اس طلب سے کسی قدر سرمایہ کمانے میں کامیاب رہا۔ مختلف ملکی عوامل نے اس اضافے میں مدد دی، جیسا کہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

الف۔ خصوصی حکومتی پالیسیاں اور ادارہ جاتی فریم ورک: ٹیلی کمیونیکیشن انفراسٹرکچر کی توسیع، بشمول انٹرنیٹ براڈ بینڈ، سافٹ ویئر پارکس اور کال سینٹرز نے آئی ٹی کے شعبے میں پائیدار نمو کو فروغ دیا ہے۔ حکومت نے صنعت کے فریقوں کی مشاورت سے وقتاً فوقتاً بجٹ میں مختلف پالیسیوں اور مراعات کا اعلان کیا ہے، جس نے اس شعبے کی نمو کو ضروری محرک فراہم کیا ہے، جو بالآخر بلند آئی سی ٹی برآمدات پر منتج ہوا، جس سے یہ معیشت کا صفِ اوّل کا خالص برآمدی شعبہ بن گیا۔ ان پالیسیوں میں شامل ہیں: آئی ٹی پالیسی اینڈ ایکشن پلان 2000، براڈ بینڈ پالیسی 2004ء، موبائل سیلولر پالیسی

[12] ڈیجیٹل اکانومی میں تجارت پر کووڈ19 وبائی مرض کے اثرات۔ ترقی کے لیے آئی سی ٹی پر یو این سی ٹی اے ڈی تکنیکی نوٹس نمبر 19۔ تجارت اور ترقی پر اقوام متحدہ کی کانفرنس (دستیاب ہے: (www.unctad.org/system/files/official-document/tn_unctad_ict4d19_en.pdf

[13] ایشین اکنامک انٹیگریشن رپورٹ 2022ء: ایشیا اور بحرالکاہل میں بڑھتی ہوئی ڈیجیٹل خدمات کی تجارت۔ فروری 2022ء۔ ایشیائی ترقیاتی بینک۔ فلپائن

(2003ء اور 2013ء)، ٹیلی کمیونیکیشن پالیسی 2015ء، ڈیجیٹل پاکستان پالیسی 2018ء، ڈیجیٹل پاکستان وژن 2019ء، اور رولنگ اسپیکٹرم پالیسی 2020-23ء وغیرہ ہم۔ ڈیجیٹل پاکستان پالیسی 2018ء کا ایک مقصد 2020ء تک آئی سی ٹی کی برآمدات کو دوگنا کرنا تھا؛ اور یہ ہدف مالی سال 21ء میں حاصل کرلیا گیا۔

آئی ٹی اور آئی ٹی سے چلنے والی خدمات کے لیے کچھ اہم مراعات میں درج ذیل شامل ہیں:

الف) 100 فیصد غیر ملکی ملکیت؛
ب) سرمائے اور منافع کی 100 فیصد واپسی (اسٹیٹ بینک کی منظوری سے مشروط)؛
ج) آئی ٹی اور آئی ٹی ای ایس برآمدات پر ٹیکس کی چھوٹ؛[14]
د) جون 2024ء تک مخاطرہ سرمایہ کمپنیوں یا فنڈز کے لیے انکم ٹیکس کی چھوٹ؛[15]
ہ) سافٹ ویئر کے برآمد کنندگان، بشمول فری لانسرز، مختلف مقاصد، بشمول اوورسیز ایجنٹوں یا خریداروں کو کمیشن یا رعایت کی ادائیگی، اشتہاری اخراجات، اور بیرون ملک مارکیٹ انٹیلی جنس جمع کرنے کے لیے اپنی خالص زرمبادلہ آمدنی کا 35 فیصد تک خصوصی فارن کرنسی اکاؤنٹس میں رکھ سکتے ہیں۔[16]

آئی ٹی اسٹارٹ اپس کے لیے مراعات میں درج ذیل شامل ہیں:

ا) ٹیکنالوجی سے چلنے والی مصنوعات اور خدمات پیش کرنے والے پی ایس ای بی کے رجسٹرڈ اور تصدیق شدہ آئی ٹی اسٹارٹ اپس کو تین سال کی مدت کے لیے انکم ٹیکس، کم از کم ٹیکس اور ودہولڈنگ ٹیکس سے استثنیٰ؛
ب) اسلام آباد اور دیگر وفاقی علاقوں سے آئی ٹی خدمات کی برآمدات پر سیلز ٹیکس سے استثنیٰ؛
ج) آئی ٹی کمپنیوں کو پاکستان میں فارن ایکسچینج اکاؤنٹس کھولنے کی اجازت دی گئی۔[17]

ب۔ پاکستان سافٹ ویئر ایکسپورٹ بورڈ (پی ایس ای بی)، ایک اعلیٰ حکومتی ادارہ ہے جو مقامی اور بین الاقوامی سطح پر آئی ٹی صنعت کو فروغ دیتا ہے۔ اس ادارے نے بھی پاکستان کی آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات میں اضافے میں سہولت فراہم کی ہے۔ پی ایس ای بی نے اب تک 16 سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارکس (ایس ٹی پیز) قائم کیے ہیں، جن میں سے ایک 2020ء میں گلگت میں قائم کیا گیا، جہاں بہت بہت سی آئی ٹی کمپنیوں نے انتہائی قلیل مدت میں اپنے کاروباری آپریشنز کو منتقل کر دیا ہے، اور سرحدوں پار صارفین کو خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ ایس ٹی پیز آئی ٹی اور آئی ٹی ای ایس کمپنیوں کو ایک مستحکم اور قابل اعتماد آئی سی ٹی انفراسٹرکچر اور دیگر متعلقہ خدمات فراہم کرتے ہیں؛ اور سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر سروسز کی ترقی اور برآمدات کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔[18] مالی سال 22ء کے دوران پاکستان کی سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر کنسلٹنسی خدمات 1.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئی ہیں جو مالی سال 17ء کی برآمدات سے تقریباً نصف ارب سے زائد ہیں۔ یہ 'انٹرپرائز سافٹ ویئر' پر عالمی اخراجات سے ہم آہنگ تھیں جو 2017ء اور 2021ء کے درمیان دگنے ہوگئے۔[19]

2016ء کے دوران، پی ایس ای بی نے "انڈسٹری سپورٹ پروگرامز کے ذریعے آئی ٹی ایکسپورٹ کو بڑھانا" کے نام سے ایک پروجیکٹ بھی شروع کیا تھا، جس کا مقصد سافٹ ویئر ڈویلپرز کو بین الاقوامی سرٹیفیکیشن حاصل کرنے میں سہولت فراہم کرنا تھا، جیسے کیپے بلٹی میچورٹی ماڈل انٹیگریشن (سی ایم ایم آئی)۔ جو سوفٹ ویئر پراسس کی بہتری اور سوفٹ ویئر کی استعداد کی جانچ کا ڈی فیکٹو بین الاقوامی معیار

[14] مالی سال 21ء میں، انکم ٹیکس استثنا کو فنانس ایکٹ 2021ء کے ذریعے 100 فیصد ٹیکس کریڈٹ اسکیم سے بدل دیا گیا۔ بعد ازاں، فنانس ایکٹ 2022ء کے ذریعے، اسے ختم کر دیا گیا اور پی ایس ای بی سے رجسٹرڈ آئی ٹی اور آئی ٹی سے چلنے والے اداروں کی برآمدی آمدنی پر 0.25 فیصد حتمی ٹیکس لگا دیا گیا؛ غیر رجسٹرڈ اداروں کے لیے شرح 1.0 فیصد تھی۔

[15] فنانس ایکٹ 2022ء کے تحت اس سہولت کو جون-2025ء تک بڑھا دیا گیا تھا۔

[16] باب 12– برآمدات، فارن ایکسچینج مینوئل۔

[17] ڈیجیٹل پاکستان پالیسی 2018ء، وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونیکیشن

[18] ماخذ: www.pseb.org.pk/about-us

[19] 'انٹرپرائز سافٹ ویئر' پر عالمی آئی ٹی اخراجات بڑھ کر 2021ء میں 736 ارب ڈالر تک پہنچ گئے جبکہ 2017ء میں 369 ارب ڈالر تھے۔ ماخذ: گارٹنر انکارپوریشن ("عالمی سطح پر آئی ٹی اخراجات کی پیش گوئی" پر مختلف پریس ریلیز)۔ (نوٹ: گارٹنر انکارپوریشن ایک مینجمنٹ کنسلٹنٹ کمپنی ہے)۔ (دستیاب ہے: (www.gartner.com/en/search?keywords=press%20release&context=ac

ہے۔[20] پروگرام کے تحت پی ایس ای بی متعدد بین الاقوامی سرٹیفیکیشنز کے لیے 80 فیصد تک لاگت برداشت کرے گا۔ اس کی معاونت سے اب تک تقریباً 173 کمپنیاں سرٹیفائڈ ہیں، اور دیگر پر عمل جاری ہے۔[21]

ج۔ لاگت کی مسابقت: کسی بھی کاروباری ادارے کے ذریعے آف شورنگ یا آؤٹ سورسنگ کے پس پشت اہم محرکات میں سے ایک دوسرے ممالک میں لاگت کا فائدہ ہے۔ پاکستان سستی مسابقتی آئی سی ٹی خدمات پیش کرتا ہے۔ عالمی اقتصادی فورم کی رپورٹ جو 2016ء میں سامنے آئی تھی اور اے ٹی کیرنی کے گلوبل سروسز لوکیشن انڈیکس 2021ء کے مطابق پاکستان بالترتیب آئی سی ٹی خدمات اور خدمات کی آف شورنگ کے لیے مالی طور پر سب سے زیادہ پرکشش مقام ہے۔[22]،[23] پاکستان کی آئی ٹی صنعت، اپنے پختہ آئی ٹی ماحولیاتی نظام کے ساتھ، شمالی امریکہ جیسی ترقی یافتہ منڈیوں سے تقریباً 70 فیصد کم قیمت پر خدمات انجام دے سکتی ہے۔[24] کئی بین الاقوامی آئی ٹی فرموں نے پاکستان میں دفاتر قائم کیے ہیں، جن میں آئی بی ایم، ایچ پی، مائیکروسافٹ، ڈیل، انٹیل، مینٹور گرافکس، اوریکل، سیمنز، این سی آر، ٹیراڈیٹا اور بہت سی دیگر فرمز شامل ہیں۔ مزید برآں، پاکستانی کمپنیوں کے پاس اپنے کلائنٹس کے طور پر بہت سی فارچیون 500 کمپنیاں ہیں، جن میں ہالبرٹن، بی ایم ڈبلیو، موٹرولا، جنرل الیکٹرک، ٹویوٹا، ڈیملر کرسلر، اے ٹی اینڈ ٹی، اور دیگر شامل ہیں۔

د۔ نوجوان افرادی قوت: تعلیم یافتہ نوجوان آبادی عام طور پر نئی ٹیکنالوجیوں اور مواصلاتی مصنوعات کو اپنانے کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ پی ایس ای بی کی جانب سے چلائی جانے والی ویب سائٹ، ٹیک ڈیسٹی نیشن پاکستان کے مطابق پاکستان میں ہر سال 25,000 سے زیادہ آئی ٹی انجینئرز گریجویٹ ہوتے ہیں، اور یہ تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ملک میں 600,000 سے زیادہ انگریزی بولنے والے آئی ٹی اور بی پی او (بزنس پروسیسنگ آؤٹ سورسنگ) پیشہ ور ہیں، جو کہ موجودہ اور ابھرتی ہوئی آئی ٹی مصنوعات اور ٹیکنالوجیوں میں مہارت رکھتے ہیں۔ پاکستان انگریزی بولنے والا تیسرا سب سے بڑا ملک ہونے کے ساتھ ساتھ آن لائن لیبر کا تیسرا سب سے بڑا معاون ملک بھی ہے۔[25] یہ دنیا کی سب سے کم عمر ترین قوموں میں سے ایک ہے، جس کی 30.2 فیصد آبادی کی عمر 18 سے 35 سال کے درمیان ہے۔[26]

ہ۔ فری لانسنگ: فری لانسنگ، جسے اکثر گگ (gig) اکانومی کہا جاتا ہے، دنیا میں ایک تیزی سے بڑھتی ہوئی آئی ٹی سے چلائی جانے والی سروس ہے۔ 2019ء میں، فری لانسنگ کے لیے پاکستان کی درجہ بندی تیسرے سب سے زیادہ مقبول ملک کے طور پر کی گئی۔[27] یہ فری لانسر پر تیسرے نمبر پر اور اپ ورک (Upwork) پر 5ویں نمبر پر ہے (دونوں مشہور فری لانسنگ ویب سائٹس ہیں)۔[28] پایونیر (Payoneer) کی ایک رپورٹ نے پاکستان میں فری لانسنگ کی کامیابی کا ذمہ دار نوجوان آبادی کو قرار دیا ہے۔[29] اس کا کہنا ہے کہ زیادہ تکنیکی تعلیم نے ملک کے نوجوانوں کو گگ اکانومی میں حصہ لینے میں مدد کی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ نوجوان نسل پر کی جانے والی سرمایہ کاری مفید ثابت ہو رہی ہے کیونکہ 35 سال سے کم عمر کے فری لانسرز مجموعی آمدنی میں تقریباً تین چوتھائی حصہ ڈالتے ہیں۔ Digiskills.pk، جو پاکستان کا پہلا بڑے پیمانے پر مفت آن لائن تربیتی پروگرام ہے، آن لائن لیبر مارکیٹ کے لیے مہارت پر مبنی تعلیم فراہم کرتا ہے اور اسے حکومت کی طرف سے فنڈز فراہم کیے

---

[20] ماخذ: www.pseb.org.pk/images/status-of-certification-project.pdf

[21] ماخذ: www.pseb.org.pk/images/list-of-companies-for-certification.pdf, accessed at 28-07-22

[22] عالمی انفارمیشن ٹیکنالوجی رپورٹ 2016ء۔ عالمی اقتصادی فورم۔ سوئٹزرلینڈ (اس لنک پر دستیاب ہے: www3.weforum.org/docs/GITR2016/WEF_GITR_Full_Report.pdf)

[23] اے ٹی کیرنی گلوبل سروسز لوکیشن انڈیکس 2021ء۔ اے ٹی کیرنی۔ ریاستہائے متحدہ (اے ٹی کیرنی ایک مینجمنٹ کنسلٹنٹ کمپنی ہے) دستیاب ہے: (www.kearney.com/documents/291362523/291367053/The+widening+Impact+of+Automation.pdf/95d8d519-e2b0-0e4f-994d-15e8716b339e?t=1505444810000)

[24] پاکستان کی آئی ٹی صنعت کا جائزہ 2020ء۔ وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونیکیشن، حکومت پاکستان۔

[25] ماخذ: www.techdestination.com/

[26] اقوام متحدہ، محکمہ اقتصادی اور سماجی امور، آبادی ڈویژن (2022ء)۔ عالمی آبادی کے امکانات 2022ء، آن لائن ایڈیشن

[27] پاکستان کی آئی ٹی صنعت کا جائزہ 2020ء۔ وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونیکیشن، حکومت پاکستان۔

[28] پاکستان سافٹ ویئر ہاؤسز ایسوسی ایشن برائے آئی ٹی اور آئی ٹی ای ایس (P@SHA)۔ (دستیاب ہے: www.pasha.org.pk/knowledge-center/industry-stats/)

[29] گلوبل گگ۔ اکانومی انڈیکس: سرحد پار فری لانسنگ رجحانات جو مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی میں واضح کیے گئے۔ (دستیاب ہے: www.cdn.techjuice.pk/wp-content/uploads/2019/08/Index-freelance.pdf)

جاتے ہیں۔ یہ 2018ء سے اب تک 2.7 ملین سے زیادہ تربیتیں فراہم کرچکا ہے۔ یہ فری لانسنگ، ورچوئل معاونت؛ ویڈیو ایڈیٹنگ، اینی میشن اور وی لاگنگ؛ گرافک ڈیزائننگ؛ ڈجیٹل مارکیٹنگ سمیت دیگر کورسز پیش کرتا ہے۔[30] ڈی جی اسکلز نے آئی ٹی بر آمدی وصولیوں میں 200 ملین ڈالر کی آمدنی میں معاونت کی ہے۔[31]

مالی کھاتہ

مالی سال 22ء کے دوران پاکستان میں خالص مالی رقوم کا بہاؤ 27.2 فیصد سے زائد اضافے سے 11.1 ارب ڈالر ہوگیا (**شکل 6.9**)۔ بیرونی قرضوں اور واجبات سے 12.1 ارب ڈالر کی نمایاں رقوم حاصل ہوئیں–جو مالی سال 21ء میں موصول ہونے والے 5.7 ارب ڈالر سے بہت زیادہ ہیں۔ آئی ایم ایف کی جانب سے مختص کیے گئے 2.7 ارب ڈالر کے ایس ڈی آر ، یورو بانڈز اور صکوک کے اجرا سے 2.0 ارب ڈالر، اور چین سے 2.3 ارب ڈالر کے کمرشل قرضے کے ساتھ ساتھ رقوم کی واحد سب سے بڑی آمد سعودی عرب کی جانب سے 3 ارب ڈالر کا ٹائم ڈپازٹ تھا۔ ادائیگیوں کے لحاظ سے، پاکستان نے اکتوبر 2021ء میں ایک ارب ڈالر مالیت کے ریاستی بانڈز کی واپسی کی، مارچ 2022ء میں چین کو 2.4 ارب ڈالر کا کمرشل قرضہ ادا کیا۔ مالی سال 22ء کے دوران، ملک نے 78 ملین ڈالر کے خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کا اخراج کیا، جبکہ مالی سال 21ء میں 2.8 ارب ڈالر کی خالص رقوم کی آمد ہوئی تھی۔

بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری

عالمی رجحانات

عالمی سطح پر، اقتصادی سرگرمیوں میں بہتری اور انفراسٹرکچر کے شعبے کے لیے مالی محرک سے بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری 2021ء کی وبائی مرض سے پہلے کی سطح تک پہنچ گئی۔ تاہم، مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران روس- یوکرین تنازعے کی شکل میں جغرافیائی و سیاسی انتشار کے پھیلنے سے بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کی رقوم کے بہاؤ نے سمت بدلنا شروع کر دی۔[32]

عالمی بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری میں تقریباً 75 فیصد اضافہ ترقی یافتہ معیشتوں میں ہوا جس کی بنیادی وجہ انضمام اور حصول، کثیر قومی کاروباری اداروں (ایم این ایز) کی بچت کردہ آمدنی اور انفراسٹرکچر پروجیکٹس کی سرحد پار مالکاری تھی۔[33] سال کے بیشتر حصے میں موافق زری حالات اور ملکی طلب میں دوبارہ اضافے نے ایم این ایز کی نفع آوری میں تیزی سے اضافہ کیا، جو دورانِ سال بچت کردہ بلند آمدنی پر منتج ہوا۔ دوسری طرف، 2021ء کے

شکل 6.9: پاکستان کو موصول ہونے والے مالی بہاؤ کا تجزیہ

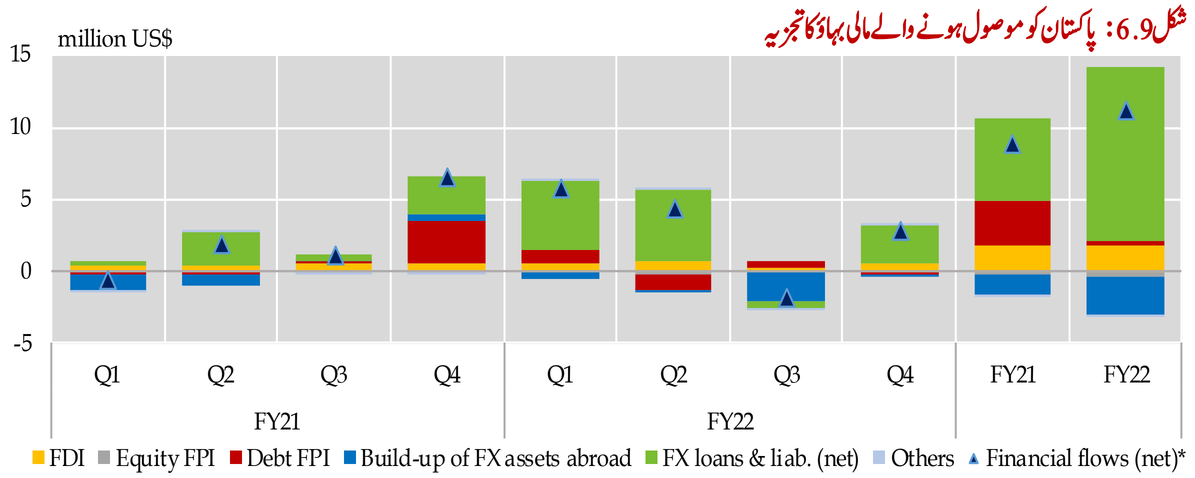

*Financial account balance sign reversed from BPM6 convention. Positive value indicates net FX inflow & vice versa.

Source: State Bank of Pakistan

---

[30] اس پروگرام کی مالی اعانت اگنائٹ کررہی ہے—جو ایک نیشنل ٹیکنالوجی فنڈ سورس ہے۔ (اس لنک پر دستیاب ہے: www.digiskills.pk/، آخری بار دیکھی گئی 28 جولائی 2022ء)

[31] ماخذ: www.ignite.org.pk/ ، آخری بار دیکھی گئی 28 جولائی 2022ء؛ اگنائٹ ایک نیشنل ٹیکنالوجی فنڈ ہے—ایک امدادی فنڈ جو حکومت کے زیر انتظام ہے۔

[32] عالمی سرمایہ کاری رپورٹ۔ 2022ء، یو این سی ٹی اے ڈی

[33] عالمی بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کی آمد کے لیے سرکردہ وصول کنندگان میں امریکہ، چین اور آسٹریلیا شامل تھے، جبکہ بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کے اخراج کے لیے سرفہرست استفادہ کنندگان امریکہ، آسٹریلیا اور برطانیہ تھے۔ (ماخذ: دی ایف ڈی آئی رپورٹ، ایف ڈی آئی انٹیلی جنس)

دوران ایس ایم ایز میں سرمایہ کاری میں کمی واقع ہوئی۔ اگرچہ گرین فیلڈ کی سرمایہ کاریوں میں قدرے بحالی دکھائی دی جو ترقی یافتہ ممالک پر مرکوز تھی، تاہم یہ بہاؤ 2021ء کی وبائی مرض سے پہلے کی سطح سے پست رہا۔ ابھرتی ہوئی منڈی کی معیشتوں میں گرین فیلڈ کی سرمایہ کاریوں میں کمی آئی، جس کی بڑی وجہ کوئلے، گیس اور تیل کے شعبوں میں سرمایہ کاری میں کمی ہے۔ اس کی وجہ ماحولیاتی، سماجی اور نظم ونسق (ای ایس جی) پر مبنی سرمایہ کاریوں کی طرف بڑھتی ہوئی منتقلی کے تناظر میں صاف توانائی کی سرمایہ کاری پر عالمی تبدیلی تھی۔ (**شکل 6.10**)

شکل 6.10: عالمی خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کا بہاؤ

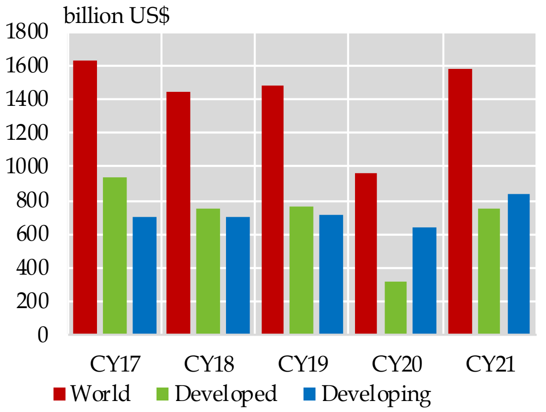

Source: United Nations Conference on Trade & Development

شعبہ جاتی ترکیب کے لحاظ سے، 2021ء کے دوران سرمایہ کاری کے لیے قابل تجدید توانائی سرفہرست رہی، اس کے بعد مواصلات کا شعبہ تھا۔ 2020ء سے 2021ء تک نیم موصلات (سیمی کنڈکٹرز) میں سرمایہ کاری تقریباً چار گنا بڑھ گئی، جس سے یہ بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری حاصل کرنے والا تیسرا سب سے بڑا شعبہ بن گیا۔ اس کے علاوہ، انفراسٹرکچر، خوراک، پانی، صفائی اور صحت سمیت ایس ڈی جی سے متعلقہ شعبوں میں بھی عالمی سرمایہ کاری میں دورانِ سال نمایاں اضافہ ہوا۔[34]

ترقی پذیر خطے میں، ایشیا عالمی بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کے بہاؤ کا سب سے بڑا وصول کنندہ تھا، تاہم اس خطے میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کا 70 فیصد چھ معیشتوں نے حاصل کیا تھا۔[35] جنوب ایشیائی معیشتوں میں، بھارت میں خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کے بہاؤ میں نمایاں کمی دکھائی دی (**شکل 6.11**)۔ کمی کے باوجود، پروجیکٹس کی تعداد کے لحاظ سے ایشیائی خطے میں بھارت بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کا سب سے بڑا وصول کنندہ تھا۔ یہ رقوم بنیادی طور پر خدمات کے شعبے، جن میں بینکاری، تحقیق اور بیمہ شامل ہیں، میں دی گئیں، اس کے بعد اشیا سازی کا شعبہ تھا، جس میں دواسازی، ادویات اور گاڑیاں شامل ہیں۔ سرمایہ کاری کے لحاظ سے، خدمات اور ہائی ٹیک شعبوں میں بیشتر سرمایہ کاری کے ساتھ چین بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کا سب سے بڑا وصول کنندہ رہا۔

شکل 6.11: مالی سال 22ء میں بلحاظِ ملک بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری میں تبدیلی

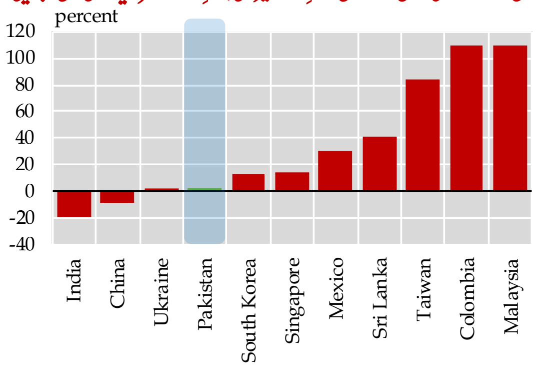

Source: Haver Analytics

پاکستان میں پیش رفتیں

مالی سال 22ء کے دوران پاکستان میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری سال بسال 2.7 فیصد اضافے سے 1.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جس کی بڑی وجہ بشمول بجلی، مالی فرموں اور توانائی کے شعبوں میں خالص آمد تھی (**جدول 6.4**)۔ مالی کھاتے کی سہ ماہی ابتری سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی اور دوسری سہ ماہی میں رقوم کا بہاؤ سب سے زیادہ تھا۔

[34] دی ایف ڈی آئی رپورٹ 2022ء، ایف ڈی آئی انٹیلی جنس

[35] چین (18 فیصد)، ملائیشیا (15 فیصد)، جاپان (13 فیصد)، بھارت (9.3 فیصد)، سنگاپور (7.9 فیصد)، ویتنام (6.8 فیصد)۔ 2021ء میں خطے میں مجموعی سرمایہ کاری 165.9 ارب ڈالر تھی۔ ماخذ: دی ایف ڈی آئی رپورٹ 2022ء، ایف ڈی آئی انٹیلی جنس

جدول 6.4: خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم کی شعبہ وار آمد

ملین ڈالر

	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مطلق تبدیلی
بجلی	911.7	737.6	-174.1
جس میں کوئلہ	512.1	423.4	-88.7
ہائیڈل	203.1	174.1	-29
مالی فرمیں	236.4	405.3	168.9
تیل و گیس**	188.1	178.4	-9.7
آئی سی ٹی	117.1	118.9	1.8
جس میں ٹیلی کام	43.6	-29.1	-72.7
آئی ٹی	73.5	148.0	74.5
تجارت	115.9	79.9	-36
برقی مشینری	114.1	36.8	-77.3
ٹرانسپورٹ	-93.6	34.8	128.4
الیکٹرانکس	35.7	32.5	-3.2
کیمیکلز	0.9	29.3	28.4
غذا*	12.0	-3.2	-15.2
دیگر	182.2	217.5	35.3
کُل	**1,820.5**	**1,867.8**	**47.3**

*بشمول غذائی پیکیجنگ **بشمول دریافت اور ریفائننگ

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مالی سال 22ء کے دوران بجلی کا شعبہ بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری رقوم کا سب سے بڑا وصول کنندہ رہا، جس کی بنیادی وجہ سی پیک منصوبے تھے (اگرچہ مالی سال 21ء سے بجلی کے شعبے میں سال بسال کمی واقع ہوئی)۔ تاہم سی پیک منصوبے کے ایک حصے کے طور پر چین اور متحدہ عرب امارات دونوں نے تھر کول بلاک I- پاور پلانٹ کے تحت بجلی کے شعبے میں نمایاں سرمایہ کاری کی، جس کا ایک بڑا حصہ اب تک مکمل ہو چکا ہے اور توقع ہے کہ اگست 2022ء تک آپریشنل ہو جائے گا۔[36] دیگر اہم رقوم سی پیک کے تحت کوئلے سے چلنے والے اور پن بجلی کے منصوبوں میں وصول ہوئیں۔

دورانِ سال بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری میں رقوم کی دوسری سب سے زیادہ آمد مالی فرموں میں دکھائی دی؛ ایک سرکردہ بینک نے فن ٹیک خدمات بڑھانے کے لیے سوئٹزرلینڈ کی کمپنیوں سے رقوم وصول کیں۔ مالی سال 22ء کے دوران تیل اور گیس کی خدمات کے شعبے میں ہانگ کانگ کی فرمز نے ملک میں ڈرلنگ آپریشنز کی مرمت اور توسیع کے لیے ایک غیر ملکی تیل کی تلاش اور پیداواری کمپنی میں سرمایہ کاری کی۔ اگرچہ مالی سال 22ء میں اس شعبے میں خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کی سال بسال رقم کم ہوئی، لیکن شعبہ جاتی لحاظ سے یہ ملک میں بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری کا تیسرا سب سے بڑا ذریعہ رہا۔ مالی سال 22ء میں آئی ٹی کے شعبے میں سال بسال 148 ملین ڈالر کے ساتھ نمایاں اضافہ ہوا۔ اس اضافے کی وجہ اینجل انویسٹمنٹ فنڈز کے ساتھ ساتھ ملک میں اسٹارٹ اپ مخاطرہ سرمائے کے رواج میں اضافہ تھا۔[37]

آئی سی ٹی کے شعبے میں، بالخصوص کلاؤڈ سروسز، آئی ٹی انفراسٹرکچر کو جدید بنانے، اور اپنے بلنگ پلیٹ فارم کو تبدیل کرنے کے لیے متحدہ عرب امارات نے ایک ٹیلی کام کمپنی میں سرمایہ کاری کی۔ دبئی میں قائم رائیڈ ہیلنگ سروس، جو پاکستان میں آپریشنز چلا رہی ہے کے ساتھ ایک اسٹارٹ اپ کمپنی کے انضمام کے بعد رقوم حاصل ہوئیں۔ مالی سال 22ء کے دوران ملک میں سنگاپور سے ہونے والی سرمایہ کاری بڑھ کر 114.7 ملین ڈالر تک پہنچ گئی؛ کاروبار سے کاروبار (بی 2 بی) تک گروسری کی فراہمی کے لیے ایک اہم استفادہ کنندہ ای کامرس مارکیٹ پلیس تھا۔ امریکہ نے ایک آن لائن گروسری شاپنگ وینچر میں بھی سرمایہ کاری کی، جس نے ریئل ٹائم بی 2 بی انتظامات کے ساتھ صارفین کو سہولت فراہم کرنے کے لیے ایک مالی فرم کے ساتھ اشتراک کیا تھا۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

عالمی رجحانات

عالمی سطح پر، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جزدانی بہاؤ میں بہتری کے آثار دکھائی دینا شروع کر ہو گئے تھے، جنھیں اقتصادی بحالی اور خطرے کے بہتر احساسات سے تقویت ملی تھی۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں میں ایکویٹی کا بہاؤ بھی بحال ہو رہا تھا، اگرچہ سست روی سے؛ دوسری طرف قرض کا بہاؤ کمزور رہا (**شکل 6.12**)۔ تاہم، بڑھتی ہوئی مہنگائی کے دوران، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں بیرونی مالکاری حالات میں سختی دکھائی دی جو ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں زری پالیسی کو معمول پر لانے کی عکاسی کرتی ہے۔

[36] سی پیک پراجیکٹ کی تفصیلات۔ دستیاب ہیں: www.cpec.gov.pk

[37] باکس 5.1، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے 21-2020ء، اسٹیٹ بینک آف پاکستان

شکل 6.12: مالی سال 22ء میں عالمی بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں تبدیلی

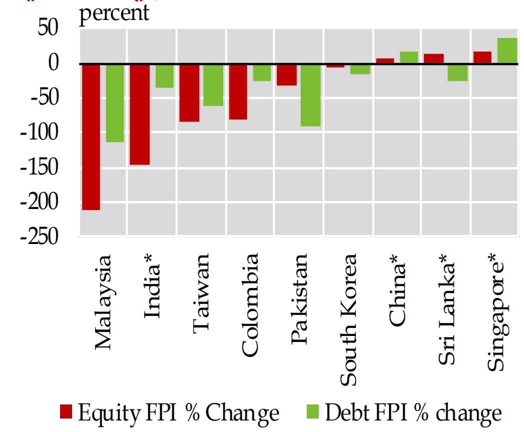

*Change for H1-FY22
Sources: Haver Analytics

مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران عالمی مالی حالات میں مزید سختی در آئی، جس کی وجہ امریکی فیڈرل ریزرو کی جانب سے شرح سود میں اضافہ اور روس-یوکرین تنازعہ تھا (جس کے اثرات زیادہ تر یورپی اور مشرق وسطیٰ کی معیشتوں میں نظر آئے جن کے روس سے قریبی روابط تھے)؛ جن کا اظہار فنڈنگ کے بلند اخراجات اور ایکویٹی کی پست قدر پیمائیوں سے ہوا۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں نے سرمائے کے بہاؤ کے بڑھتے ہوئے خطرات کے دوران زیادہ سخت مالی حالات کا سامنا کیا۔

پاکستان میں پیش رفتیں

مالی سال 22ء کے دوران پاکستان میں 78 ملین ڈالر کا خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کا اخراج دکھائی دیا جبکہ مالی سال 21ء میں پاکستان میں 2.8 ارب ڈالر کی خالص رقوم کی آمد ہوئی تھی۔ اگرچہ مالی سال 22ء میں قرضہ تمسکات میں 310 ملین ڈالر کی خالص آمد دکھائی دی، تاہم ایکویٹی تمسکات میں دورانِ سال 388 ملین ڈالر کا خالص اخراج درج کیا گیا۔ محدود سرمائے کے بہاؤ نے عالمی مالی سختی کی عکاسی کی (**شکل 6.13**)۔

شکل 6.13: پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری اور پاکستان اسٹاک ایکسچینج کا منافع

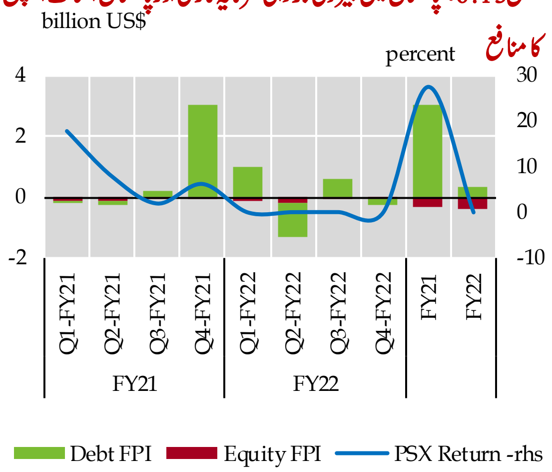

Sources: Haver Analytics & Bloomberg

مزید برآں، ایم ایس سی آئی نے پاکستان کی حیثیت کو ابھرتی ہوئی منڈی سے گھٹا کر فرنٹیئر مارکیٹ اکانومی میں تبدیل کر دیا (ستمبر 21ء)؛ موڈیز نے بھی پاکستان کے بیرونی زدپذیری کے خطرات کا حوالہ دیتے ہوئے پاکستان کے منظرنامے کو مستحکم سے منفی کر دیا (جون-22ء)۔ یہ زدپذیری متعدد عوامل کی وجہ سے کئی گنا بڑھ گئی، جن میں شرح مبادلہ کا اتار چڑھاؤ، سیاسی عدم

شکل 6.14 الف: اہم ابھرتی ہوئی معیشتوں کے لیے اوسط سی ڈی ایس شرح

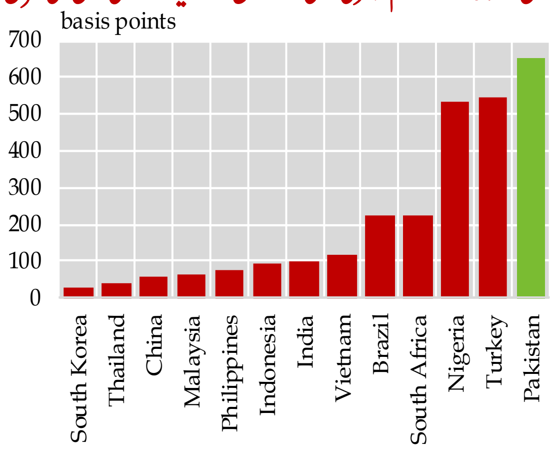

Source: Bloomberg

شکل 6.14 ب: پاکستان کی سی ڈی ایس شرحیں

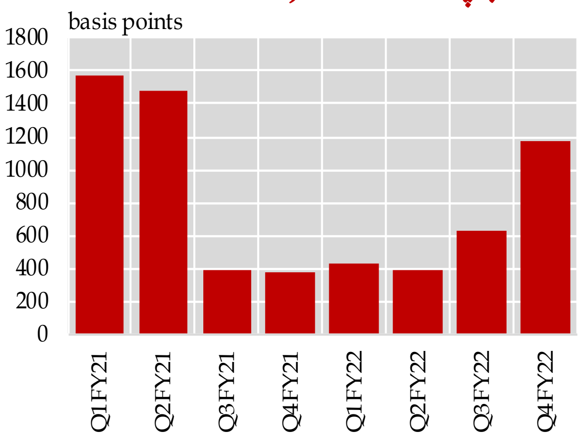

Source: Bloomberg

استحکام، اور آئی ایم ایف پروگرام کے دوبارہ شروع ہونے سے متعلق غیر یقینی صورتِ حال بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں کمی کا باعث بنی۔

پورے مالی سال 22ء کے دوران، اور بالخصوص مالی سال 22ء کی آخری سہ ماہی میں پاکستان کے سی ڈی ایس تفاوت میں بھی اضافے کا رجحان دکھائی دیا۔ یہ ملک سے سرمائے کی اڑان پر منتج ہوا، کیونکہ سی ڈی ایس تفاوت کا اضافہ پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں درج تقریباً تمام سرکردہ شعبوں کو متاثر کرنے والے خطرے کے جزدان کی ابتری کو ظاہر کرتا ہے (**شکل 6.14** اور **6.14ب**)۔ بیرونی جزدانی سرمایہ کاری ایکویٹی کا اخراج زیادہ تر کمرشل بینکوں کے شعبے میں ہوا (201.89 ملین ڈالر)، اس کے بعد سیمنٹ کے شعبے میں (60.1 ملین ڈالر)، کھاد کے شعبے میں (51.4 ملین ڈالر)، اور آئل اور گیس کے شعبے میں (28.7 ملین ڈالر) ہوا (**شکل 6.15**)۔

شکل 6.15: مالی سال 22ء میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں خالص بیرونی خرید و فروخت

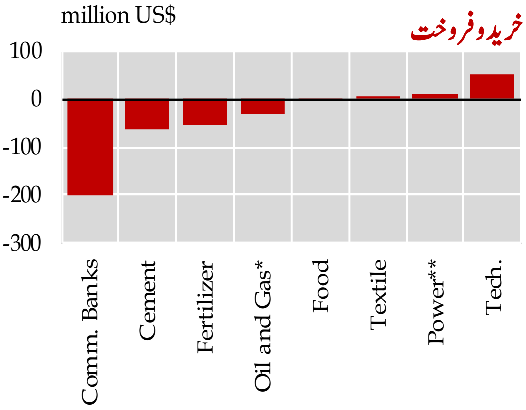

*marketing and exploration; **generation and distributio
Source: National Clearing Company of Pakistan Limited

قرضہ تمسکات میں، پاکستان نے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں یورو بانڈ کے از سرِ نو اجرا (tap issuance) سے ایک ارب ڈالر جمع کیے۔ ملک نے مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں عرصیت پوری کرنے والے صکوک کی مساوی رقم میں کی ادائیگی کی۔ مزید برآں، مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی میں صکوک بانڈز کے اجرا سے ایک ارب ڈالر جمع کیے گئے۔

خالص واجبات

مالی سال 22ء کے دوران پاکستان میں زرِ مبادلہ قرضوں اور واجبات کی خالص آمد 12.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 5.7 ارب ڈالر تھی۔ سب سے زیادہ اضافہ دوطرفہ قرضوں میں دیکھا گیا، جس کی بنیادی وجہ مالی سال 22ء کے دوران سعودی عرب کی جانب سے 3 ارب ڈالر کے ٹائم ڈپازٹ تھے (**جدول 6.5**)۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے قرضے سرمایہ منڈی کے ترقیاتی پروگراموں، توانائی کے شعبے میں اصلاحات، اور کووڈ ویکسین سپورٹ پروگراموں پر مرکوز تھے؛ دوسری جانب عالمی بینک نے آبی وسائل کے منصوبوں اور صاف توانائی کے پروگراموں کے لیے قرضہ دیا۔ اے آئی آئی بی کے قرضوں کا بڑا حصہ بجلی کے منصوبوں میں چلا گیا۔ آئی ڈی بی نے تیل اور ایل این جی کی درآمد کے لیے پاکستان کو قلیل مدتی قرضے دینے کے ساتھ ساتھ کووڈ سپورٹ پروگرام (بشمول ویکسی نیشنز) کے لیے قرضہ دیا۔

جدول 6.5: قرضے کی مجموعی ادائیگیاں

ملین ڈالر

	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	تبدیلی
کمرشل قرضے	4,721.2	4,863.3	142.1
ایشیائی ترقیاتی بینک	1,476.1	1,624.0	147.9
بانڈ	2,500.0	2,000.0	-500
عالمی بینک *	2,035.5	1,527.1	-508.4
اسلامی ترقیاتی بینک **	623.9	1,406.8	782.9
اے آئی آئی بی	252.1	40.4	-211.7
دوطرفہ	1,258.9	597.4	2,338.5
سعودی ڈپازٹس	-	3,000.0	3,000.0
دیگر	1,164.7	1,675.5	510.8

* آئی ڈی اے + آئی بی آر ڈی؛ ** بشمول قلیل مدتی

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

پاکستان نے زرمبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے میں مدد کے لیے چین سے 2.3 ارب ڈالر کا کمرشل قرضہ حاصل کیا۔ سعودی عرب نے بھی ادائیگیوں کے توازن پر جاری دباؤ سے نمٹنے کے لیے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے کے حوالے سے 3.0 ارب ڈالر جمع کرائے۔

ستمبر 2020ء میں اپنے آغاز سے جون 2022ء تک، روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ میں رقوم کی مجموعی آمد 4.6 ارب ڈالر تھی۔ ان میں سے تقریباً 65 فیصد حصہ این پی سیز میں گیا: 1.6 ارب ڈالر روایتی این پی سیز میں اور 1.4 ارب ڈالر اسلامی این پی سیز میں۔ دوسری جانب، آر ڈی ایز کے ذریعے 40 ملین ڈالر کی معمولی سی رقم اسٹاک ایکسچینج میں گئی۔ مالی سال 22ء کے دوران، آر ڈی اے میں 3.0 ارب ڈالر موصول ہوئے، جن میں سے 970 ملین ڈالر روایتی این پی سیز میں،

967 ملین ڈالر اسلامی این پی سیز میں، اور 24 ملین ڈالر اسٹاک ایکسچینج میں گئے (**شکل 6.16**)۔

شکل 6.16: روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ میں رقوم کی آمد

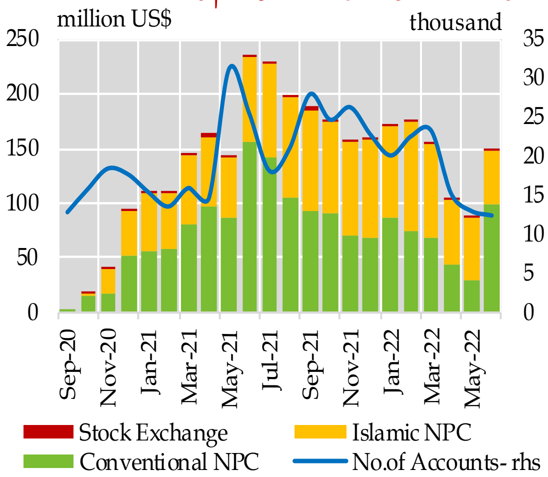

Source: State Bank of Pakistan

6.3 شرحِ مبادلہ اور ذخائر

مالی سال 22ء میں ملک کو اپنے بیرونی کھاتے پر سخت دباؤ کا نقصان اٹھانا پڑا کیونکہ ملک کے زرِمبادلہ کے سیال ذخائر میں 8.9 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوگئی۔ خاص طور پر، جاری کھاتے کے خسارے میں وسیع اضافہ، بیرونی قرضوں کی ادائیگی کے اہم دباؤ، سست بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری، ایکویٹی تمسکات سے خالص اخراج اور آئی ایم ایف پروگرام کے دوبارہ آغاز میں تاخیر اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ کے سیال ذخائر میں 7.5 ارب ڈالر کی کمی کا باعث بنی، جو مالی سال 22ء کے آخر تک کم ہو کر 9.8 ارب ڈالر رہ گئے۔ بیرونی قرضوں اور واجبات کا بہاؤ مستحکم تھا، لیکن یہ مالکاری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھے (**شکل 6.17**)۔ دوسری طرف اس مدت کے دوران کمرشل بینکوں کے ذخائر میں 1.4 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی کیونکہ بینکوں نے تجارتی مالکاری بڑھا دی اور ایف ای-25 کے ذخائر میں بھی اخراج دکھائی دیا۔[38]

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قدرے وقفے کے بعد، اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ کے سیال ذخائر میں مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی سے تقریباً مسلسل کمی دکھائی دی۔ آئی ایم ایف کی اضافی ایس ڈی آر مختص کیے جانے سے 2.8 ارب ڈالر کی دستیابی اور 1.0 ارب ڈالر کے یورو بانڈ کے اجرا نے پہلی سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کی سطح کو بڑھا دیا تھا۔ دوسری سہ ماہی میں بھی ملک کو سعودی عرب سے 3.0 ارب ڈالر کے ذخائر موصول ہوئے۔ تاہم، دستیاب بیرونی مالکاری اس مدت میں واجب الادا ضخیم قرضے اور واجبات کی ادائیگیوں کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہوئی۔

شکل 6.17: مالی سال 22ء کے دوران سیال زرِمبادلہ ذخائر میں تبدیلیاں

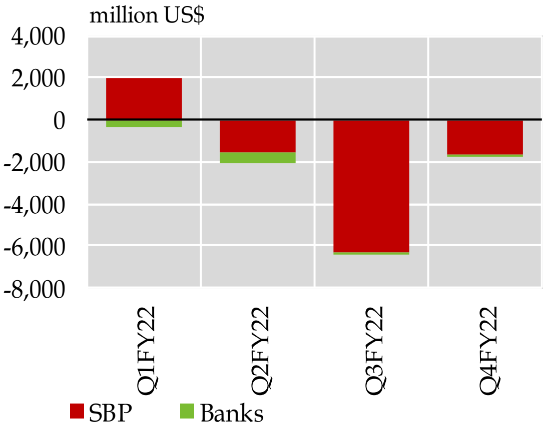

Source: State Bank of Pakistan

دوسری سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں ہونے والے تیز اضافے کی بہ نسبت تیسری سہ ماہی میں معتدل ہو جانے، اور صکوک کے اجرا سے 1.0 ارب ڈالر (جنوری 2022ء میں) اور آئی ایم ایف سے ایک ارب ڈالر (فروری 2022ء میں چھٹے ای ایف ایف جائزے کی کامیاب تکمیل کے بعد) کی وصولی کے باوجود تیسری سہ ماہی کے دوران، اسٹیٹ بینک کے زرِمبادلہ ذخائر میں 6.3 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوگئی اور وہ اختتام مارچ 2022ء تک 11.4 ارب ڈالر ہو گئے۔ اس کی بنیادی وجہ سہ ماہی کے دوران لگ بھگ 3.7 ارب ڈالر کے مجموعی سرکاری قرضے اور واجبات کی واپسی تھی۔ بالخصوص، مارچ 2022ء کے آخری ہفتے میں کمرشل قرضے کی واپسی کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں تقریباً 2.9 ارب ڈالر کی کمی آئی۔ چوتھی سہ ماہی میں، اگرچہ روس-یوکرین تنازعے کے دوران عالمی اجناس کی قیمتوں میں زبردست اضافے سے جاری کھاتے کا خسارہ بلند سطح پر رہا، تاہم جون میں اس

[38] مالی سال 22ء کے دوران، بینکوں کی طرف سے دیے گئے خالص تجارتی قرضوں میں 695 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا، جبکہ ایف ای-25 ذخائر میں 655 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔ اس کے برعکس، مالی سال 21ء میں، بینکوں نے 9.0 ملین ڈالر کے خالص تجارتی قرضے دیے جبکہ اس کے ڈپازٹس میں 318 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔ بینکوں کے سیال زرمبادلہ ذخائر کا تخمینہ تجارتی مالکاری کے خالص ایف ای-25 ڈپازٹس کے طور پر کیا جاتا ہے۔

وقت کچھ دباؤ کم ہوا، جب ملک کو چین سے 2.3 ارب ڈالر کا کمرشل قرضہ حاصل ہوا۔

ڈالر کے اشاریے کے بڑھ جانے کے ساتھ بیرونی کھاتے کی ان پیشرفتوں کی عکاسی کرتے ہوئے[39]، مالی سال 22ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 23.1 فیصد سال بسال کمی ہوئی جبکہ مالی سال 21ء میں 6.7 فیصد اضافہ ہوا تھا(**شکل 6.18**)۔ یہ بات قابل غور ہے کہ دباؤ کے شکار تجارتی توازن کے ساتھ ساتھ دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی وسیع البنیاد مضبوطی کی وجہ سے اس مدت کے دوران بالخصوص اجناس کی درآمد کنندہ کئی دیگر ای ایم ایز کی کرنسیوں کی قدر بھی گھٹ گئی(**شکل 6.18**)۔ پاکستان کے معاملے میں، آئی ایم ایف پروگرام کے دوبارہ شروع ہونے سے متعلق غیر یقینی صورتِ حال اور ملکی سیاسی غیر یقینی کی وجہ سے صورتِ حال مزید خراب ہوگئی۔ لہٰذا، مارچ تا جون 2022ء کے دوران روپے کی قدر میں 10.4 فیصد کی تیز کمی واقع ہوئی۔

شکل 6.18: مالی سال 22ء میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کی شرحِ مبادلہ کی حرکات

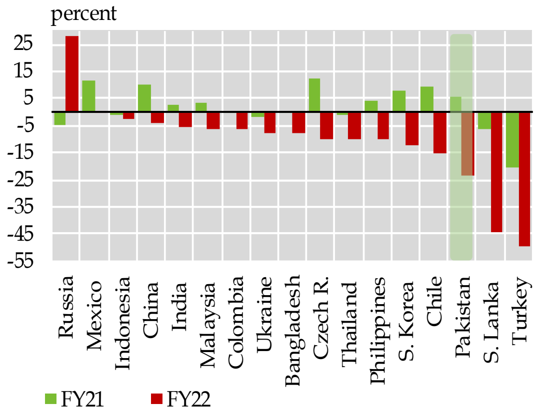

Source: Haver Analytics

حقیقی معنوں میں، پاکستان ان ابھرتی ہوئی منڈیوں میں شامل تھا جہاں نامیہ مؤثر شرحِ مبادلہ (این ای ای آر) کی قدر میں کمی نے نسبتی اشاریہ قیمت (آر پی آئی) میں اضافے کا اثر زائل کر دیا(**شکل 6.19**)۔ چونکہ اس عرصے کے دوران پاکستان کے مسابقتی ممالک کی کرنسیوں کی قدر میں بھی نمایاں کمی ہوئی، اس لیے مالی سال 22ء میں روپے کی نامیہ مؤثر شرحِ مبادلہ (این ای ای آر) کی قدر میں صرف 10 فیصد کمی ہوئی۔ اس کے علاوہ، ان مسابقتی ممالک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کے ساتھ، پاکستان کے نسبتی اشاریہ قیمت (آر پی آئی) میں دورانِ سال محض 0.7 فیصد اضافہ ہوا، جس سے مالی سال 22ء میں حقیقی مؤثر شرحِ مبادلہ (آر ای ای آر) کی قدر میں 9.3 فیصد کی معمولی کمی ہوئی۔

شکل 6.19: مالی سال 22ء کے دوران اہم ابھرتی ہوئی معیشتوں کی حقیقی مؤثر شرحِ مبادلہ میں تبدیلی کا تجزیہ

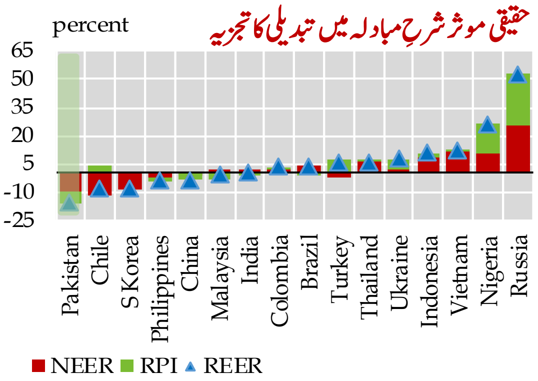

*JP Morgan Effective Exchange Rate
Source: Haver Analytics

6.4 تجارتی کھاتہ[40]

مالی سال 22ء کے دوران پاکستان کا تجارتی خسارہ مزید بگڑ گیا، کیونکہ یہ 55.7 فیصد نمو کے ساتھ 48.4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جبکہ گذشتہ برس یہ 31.1 ارب ڈالر تھا(**شکل 6.20**)۔ یہ اضافہ دورانِ سال برآمدات میں 25.5 فیصد کے نمایاں اضافے کے باوجود تھا، کیونکہ درآمدات 42.1 فیصد کے مضبوط اضافے کی وجہ سے بڑھ گئیں۔ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا پاکستان کے تجارتی کھاتے پر نمایاں اثر پڑا۔ مالی سال 22ء کے دوران روس-یوکرین تنازعہ چھڑ جانے سے توانائی اور غیر توانائی دونوں اشیا کی قیمتوں میں اضافے کو مزید مہمیز ملی، جس سے توانائی درآمد کرنے والی بہت سی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے تجارتی خسارے میں اضافہ ہوگیا(**شکل 6.21**)۔[41]

---

[39] جولائی تا جون مالی سال 22ء کے دوران ڈالر کا اشاریہ 13.2 فیصد بڑھ گیا۔

[40] یہ سیکشن پی بی ایس کی جانب سے رپورٹ کردہ کسٹم ڈیٹا پر مبنی ہے۔ اس سیکشن میں موجود معلومات ادائیگیوں کے ریکارڈ کے ڈیٹا سے میل نہیں کھاتی، جو سیکشن 5.1 میں درج کیا گیا ہے۔ ان دو ڈیٹا سیریز کے درمیان فرق کو سمجھنے کے لیے، ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح میں دیکھیے۔

[41] مالی سال 22ء کے دوران تجارتی خسارے میں مثبت تبدیلی ظاہر کرنے والے تین ممالک مصر، انڈونیشیا اور ملائیشیا ہیں۔ مصر کے معاملے میں مالی سال 22ء میں تجارتی خسارہ بہتر ہو کر 26.1 ارب ڈالر رہ گیا جبکہ مالی سال 21ء میں 39.8 ارب ڈالر تھا۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا دونوں ہی پام آئل کے برآمد کنندگان میں سرفہرست ہیں، جن کی قیمتوں میں مالی سال 22ء میں ریکارڈ اضافہ دیکھا گیا۔

درآمدی قیمتوں میں اضافے کے علاوہ، کووڈ ویکسین درآمد کرنے کی ضرورت، توانائی کی مصنوعات، مشینری، کچھ دھاتوں اور نقل و حمل کی طلب میں اضافے نے درآمدات میں مزید اضافہ کیا۔ برآمدات، خاص طور پر کپاس، کو بھی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے فائدہ ہوا؛ جبکہ حجم بھی مضبوط رہا۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے، تجارتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کے 14.8 فیصد تک پہنچ گیا، جو مالی سال 17-19ء کے دوران کووڈ سے پہلے کے برسوں میں دیکھی گئی اوسط سطح سے قدرے زیادہ ہے۔ یہ بگاڑ بنیادی طور پر دورانِ سال اشیا کی قیمتوں کے دھچکے کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔

شکل 6.20: تجارتی خسارے میں سال بسال تبدیلی کا تجزیہ

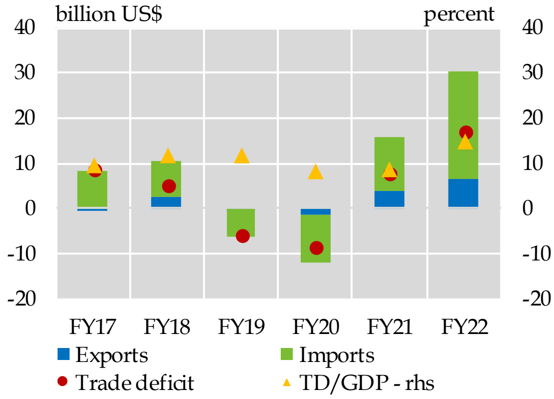

Source: Pakistan Bureau of Statistics

درآمدات میں ہونے والے نمایاں اضافے نے ملک کے بیرونی کھاتے پر دباؤ کو شدید کر دیا، جیسا کہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران روپے کی قدر میں 10.7 فیصد کمی سے دکھائی دیا۔ بڑھتے ہوئے خطرات کے پیشِ نظر، دورانِ سال حکومت اور اسٹیٹ بینک نے ملکی طلب پر قابو پانے کے لیے مختلف اقدامات متعارف کروائے، جو مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران غیر توانائی درآمدات میں اضافے کی رفتار کو کم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔[42] تاہم، روس-یوکرین بحران کے پھیلنے کے ساتھ، مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی میں اشیا کی قیمتیں تاریخی سطح پر پہنچ گئیں، جس کی وجہ سے درآمدات میں تیز اضافہ ہوا اور اسی وجہ سے مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران تجارتی خسارہ بڑھ گیا۔

برآمدات

مالی سال 22ء کے دوران پاکستان کی تجارتی برآمدات (کسٹمز کے ریکارڈ کے مطابق) میں مزید اضافہ ہوا اور وہ 25.5 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ 31.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ یہ پہلا موقع تھا جب ملکی برآمدات 30 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئیں۔ برآمدات میں اضافہ وسیع البنیاد تھا، جس میں ٹیکسٹائل کی برآمدات کا حصہ نمایاں تھا (**شکل 6.22**)۔ اس شعبے کو بنیادی طور پر بین الاقوامی منڈی میں کپاس کی بلند قیمتوں سے فائدہ ہوا، کیونکہ دورانِ سال بلند اکائی مالیتیں اہم ٹیکسٹائل برآمدات میں مجموعی اضافے کے تین

شکل 6.21: مالی سال 22ء میں ہمسر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی معیشتوں کے تجارتی توازن میں تبدیلیاں

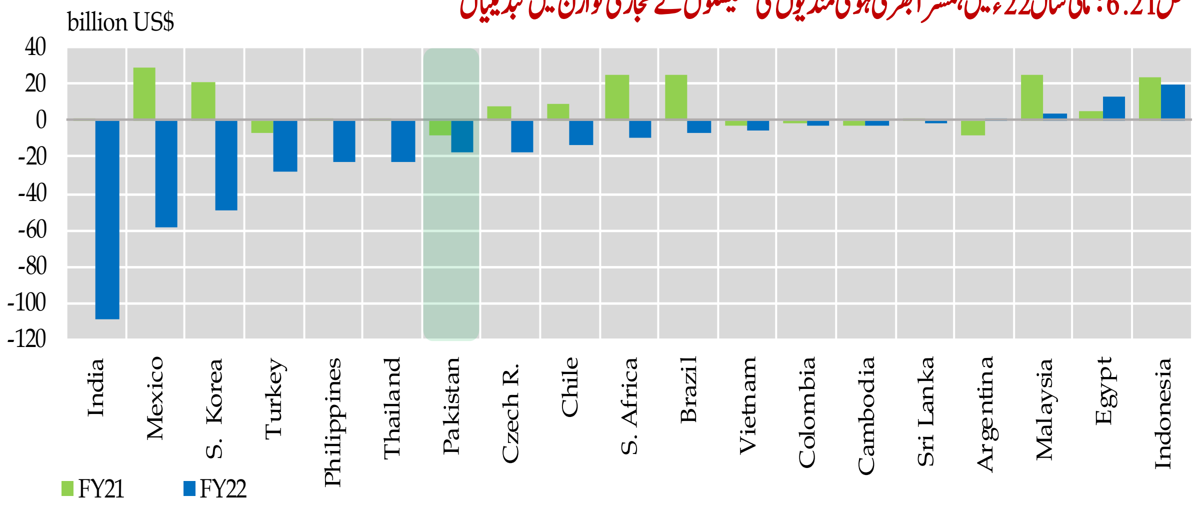

Source: Haver Analytics

[42] مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی میں غیر توانائی کی درآمدات کی نمو سست ہو کر 4.3 فیصد سال بسال رہ گئی، جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ 55.1 فیصد تھی۔

چوتھائی حصے پر مشتمل تھیں۔ مزید برآں، توانائی کی مسابقتی قیمتوں کی شکل میں پالیسی معاونت، نومالکاری اسکیموں کے ذریعے رعایتی قرضے، بالخصوص عارضی اقتصادی ری فنانس سہولت (ٹرف)، اہم ٹیکسٹائل درآمدات کے ٹیرف کی معقولیت، اور سال بسال بنیاد پر بلند' سیلز ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی ری فنڈز نے ٹیکسٹائل برآمدات کو مزید بڑھادیا۔

شکل 6.22: پاکستان کی تجارتی برآمدات اور ٹیکسٹائل اور نان ٹیکسٹائل برآمدات میں سال بسال تبدیلی

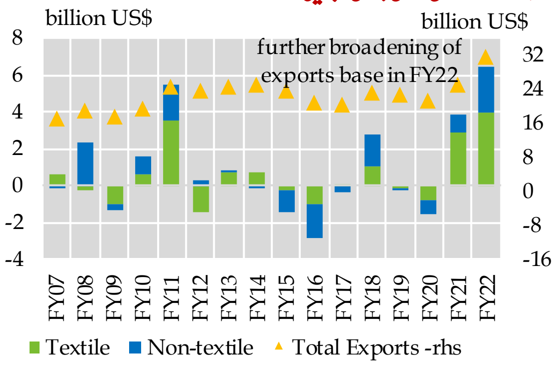

Source: Pakistan Bureau of Statistics

نان ٹیکسٹائل کے ضمن میں، بنیادی طور پر بڑھتے ہوئے حجم نے اس اضافے کو بڑھادیا، اور دورانِ سال برآمدات کے مجموعی اضافے میں تقریباً دسواں حصہ ڈالا۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ کچھ زرعی اجناس کی بڑھتی ہوئی پیداوار، چین پاکستان فری ٹریڈ ایگریمنٹ (سی پی ایف ٹی اے) فیز II کے تحت ڈیوٹی فری رسائی کی دستیابی اور بین الاقوامی منڈی میں بڑھتی ہوئی طلب تھی۔

قیمتوں میں اضافے سے ٹیکسٹائل کی برآمدات میں اضافہ ہوا، جس سے بلند حجم کو تقویت ملی

ٹیکسٹائل برآمدات نے گذشتہ برس کی نمو کی رفتار کو جاری رکھا اور مالی سال 22ء کے دوران 25.5 فیصد اضافے کے ساتھ 19.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ گذشتہ برس 22.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ملبوسات اور ٹیکسٹائل کی تیار مصنوعات (بشمول بستر کی چادریں وغیرہ اور تولیے) کی عالمی برآمدات میں ملک کا حصہ گذشتہ چار برسوں کے دوران تقریباً جمود کا شکار رہنے کے بعد 2021ء میں 0.4 فیصدی درجات سال بسال اضافے سے بڑھ کر 2.2 فیصد ہو گیا۔[43] کپاس کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں نے دورانِ سال ٹیکسٹائل کی برآمدی کارکردگی پر بڑا مثبت اثر ڈالا، جبکہ حجم کے مثبت اثر نے برآمدات میں اضافے کے رجحان کو مزید تقویت بخشی (**شکل 6.23 الف** اور **6.23 ب**)۔ بڑی برآمدی مصنوعات میں شامل ہیں: ملبوسات (اونی اور تیار ملبوسات)، گھریلو ٹیکسٹائل (بستر کی چادریں وغیرہ اور تولیے)، سوتی کپڑے اور سوتی دھاگا (**جدول 6.6**)۔

قیمت کا اثر

2021ء کے دوران طلب اور رسد کے درمیان بڑھتے ہوئے فرق کی وجہ سے کپاس کی بین الاقوامی قیمتیں بڑھنا شروع ہو گئیں (**شکل 6.24**)۔ دورانِ سال کپاس کی مقامی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا، جس سے پیداواری لاگت بڑھ گئی، اور کپاس پر مبنی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا؛ بڑھتی ہوئی برآمدی

جدول 6.6: پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات

ملین ڈالر

	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	تبدیلی	حجم کا اثر	قیمت کا اثر
ملبوسات	6,848	9,021	2,174	413	1,761
گھریلو ٹیکسٹائل	3,709	4,402	693	327	366
سوتی کپڑے	1,921	2,437	516	56	460
سوتی دھاگا	1,017	1,206	189	-138	328
سنتھیٹک ٹیکسٹائل	370	460	89	-151	241
غیر سوتی دھاگا	33	66	33	16	16
غیر گھریلو ٹیکسٹائل سے بنائی ہوئی	756	849	92	-	-
دیگر ٹیکسٹائل میٹریل	632	761	129	-	-
مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات	**15,399**	**19,320**	**3,921**	-	-
مجموعی برآمدات	**25,304**	**31,769**	**6,465**	-	-

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[43] ڈیٹا کا ماخذ: بین الاقوامی تجارتی مرکز۔ نوٹ: مجموعی، عالمی مصنوعات کے لحاظ سے ڈیٹا صرف پورے سال کے لیے دستیاب ہے، اس لیے تازہ ترین دستیاب ڈیٹا 2021ء ہے۔

شکل 6.23 الف: ملبوسات کی برآمدات میں سال بسال تبدیلی کا تجزیہ

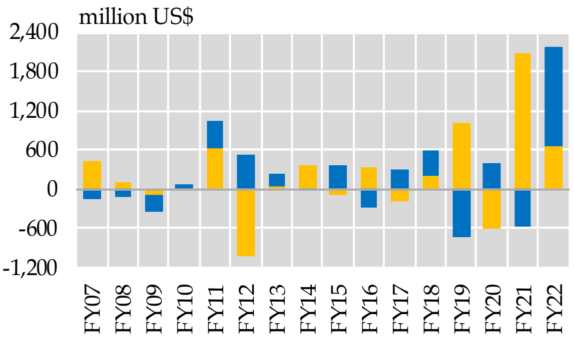

شکل 6.23 ب: ہوم ٹیکسٹائل برآمدات میں سال بسال تبدیلی کا تجزیہ

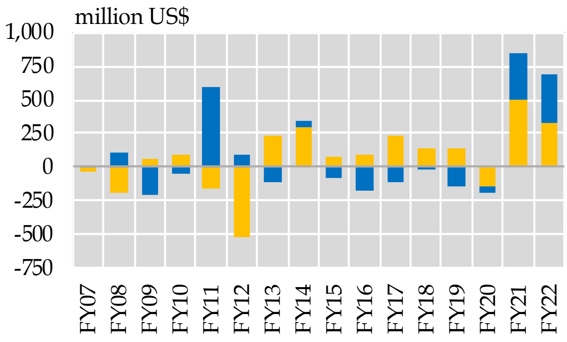

Volume effect   Price effect

Note: Sum of volume effect & price effect equals YoY change for a given year

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اکائی مالیتوں، شرحِ مبادلہ میں کمی اور پالیسی معاونت کے مختلف اقدامات سے حاصل ہونے والے فوائد نے صنعت کو عالمی طلب میں توسیع سے استفادے میں مدد فراہم کی۔

شکل 6.24: اہم ٹیکسٹائل خام مال کی ملکی اور بین الاقوامی قیمتیں

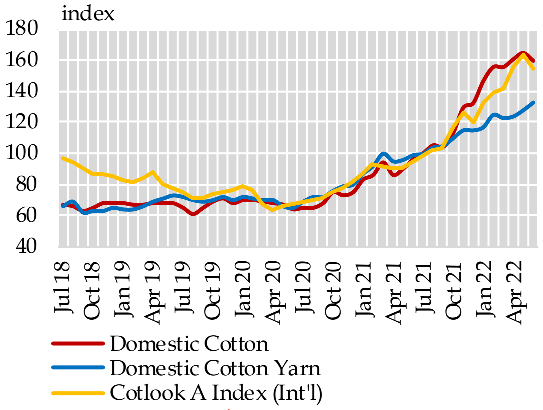

Source: Emerging Textiles

مالی سال 22ء کے دوران کپاس کی ماہانہ بین الاقوامی قیمتوں میں اوسطاً 56 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ اس نے بنیادی طور پر رسد اور طلب کے بڑھتے ہوئے فرق کی عکاسی کی جو رسدی زنجیر میں رکاوٹوں کی وجہ سے بڑھ گیا تھا۔ دنیا بھر میں بندرگاہوں پر ہجوم، کنٹینرز کی قلت اور سمندری مال برداری کی روانگی اور آمد میں تاخیر کی وجہ سے رسد کے مسائل کے باعث رسد مزید محدود ہو گئی تھیں۔[44] ان مسائل سے اجناس کی قیمتوں کو بھی تقویت ملی، کیونکہ 2021-22ء میں مال برداری کی لاگت تیزی سے بڑھ گئی۔

علاوہ ازیں، دورانِ سال چین سے کپاس کی طلب میں اضافے سے عالمی کپاس کی قیمتیں مزید بڑھ گئیں۔ چین ان ممالک میں سے ایک ہے جن میں اپنی قدرِ اضافی کی حامل ٹیکسٹائلز کے لیے ویتنام، بنگلہ دیش، پاکستان اور ترکی کے علاوہ دنیا بھر سے مضبوط طلب دکھائی دے رہی ہے۔ تاہم، دسمبر 2020ء میں، امریکہ نے چین کے صوبے سنکیانگ،[45] جو چین کی کپاس کی مجموعی پیداوار میں تقریباً 90 فیصد حصے کے ساتھ کپاس کا ایک بڑا پیدا کنندہ ہے، میں پیدا ہونے والی کپاس سے بنی ٹیکسٹائل مصنوعات کی درآمد پر پابندی عائد کر دی۔ لہٰذا، چینی ٹیکسٹائل انڈسٹری نے کپاس اور کپاس کے آڑھتیوں کے لیے اپنی طلب کو بین الاقوامی منڈی کی طرف منتقل کر دیا جس سے عالمی سطح پر رسد کا دباؤ بڑھ

[44] ٹیکسٹائل انٹیلی جنس کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ: "تیار سامان کو اپنی منزلوں تک پہنچنے میں زیادہ وقت لگ رہا ہے کیونکہ کنٹینرز کی قلت اور کووڈ19 کے پھیلاؤ سے آپریشنز رُک گئے ہیں جس سے بندرگاہوں پر تاخیر ہو رہی ہے۔ درحقیقت، بہت سی بندرگاہوں میں کنٹینرز کے، ڈپو میں گزارے جانے والے اوسط درمیانی اوقات، جنہیں سکونتی اوقات (dwell times) کہا جاتا ہے، شدید ہجوم کے نتیجے میں 2021ء کے دوران ریکارڈ سطح کے قریب پہنچ گیا۔" ماخذ: ٹاکنگ اسٹرے ٹجی: ملبوسات کی رسدی زنجیریں مکمل طوفان کی زد میں ہیں کیونکہ متعدد محاذوں پر لاگت میں اضافہ ہوا ہے، جنوری 2022ء۔ ٹیکسٹائل انٹیلی جنس۔ برطانیہ

[45] ماخذ: یو ایس کسٹمز اینڈ بارڈر پروٹیکشن پریس ریلیز بتاریخ 2 دسمبر 2020ء؛ دستیاب ہے: www.cbp.gov/newsroom/national-media-release/cbp-issues-detention-order-cotton-products-made-xinjiang-production

گیا۔[46]،[47] اپنے کپاس کے ذخائر کو بھرنے کی غرض سے درآمدی کپاس کا حصہ بڑھانے کی چین کی کوشش نے عالمی طلب میں مزید اضافہ کر دیا۔[48]

جدول 6.7 سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان نے ٹیکسٹائل اور اس کی مصنوعات بنانے والے دیگر بڑے برآمد کنندگان کے ساتھ مل کر کپاس کی قیمتوں میں اضافے کے اثرات کو حتمی مصنوعات تک منتقل کر دیا، جس کی عکاسی امریکہ، یورپی یونین-27 اور برطانیہ کی بڑی درآمدی منڈیوں میں قیمتوں کے نمایاں اثرات سے ہوتی ہے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ رجحان امریکہ اور یورپی یونین-27 کے ملبوسات کی مجموعی درآمدات پر بھی صادق آیا؛ برطانیہ کے ضمن میں، علاوہ چین، قیمت کا مجموعی اثر مثبت تھا۔

آرڈرز موصول ہوئے (**جدول 6.7**، **شکل 6.25 الف**، **6.25 ب**، اور **6.25 ج**)۔ مالی سال 21ء میں آغاز سے، پاکستان کو رسدی ممالک کی جانب سے منسوخ شدہ (deflected) آرڈرز موصول ہوئے جو وبائی مرض کی وجہ سے پیدا ہونے والی معاشی رکاوٹوں میں پھنسے ہوئے تھے۔[49] یہ رجحان نہ صرف مالی سال 22ء تک جاری رہا بلکہ خریدار ممالک میں کپاس پر مبنی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی طلب کی وجہ سے مزید مضبوط ہو گیا۔

امریکی محکمۂ زراعت (یو ایس ڈی اے) کی ایک رپورٹ کے مطابق 2021ء کے دوران امریکہ میں کپاس کی مصنوعات کی طلب 2010ء کے بعد سب سے زیادہ تھی۔ مالی سال 22ء کے دوران گھر سے کام کرنے والے لوگوں کے مستقل رجحان کے ساتھ، نرم اونی اور آرام دہ کپڑے صارفین کا انتخاب رہے۔ اس کے علاوہ، امریکہ میں گھروں کی خریداری اور ان میں اصلاحات کے مضبوط رجحان سے نئی گھریلو ٹیکسٹائل کی خریداری کو فروغ ملا۔ مزید برآں، 2020ء سے دبی ہوئی طلب کے اظہار اور صوابدیدی آمدنی میں

جدول 6.7: مالی سال 22ء میں امریکہ، ای یو-27 اور برطانیہ کی اہم مقامات کو درآمدات اور سال بسال تبدیلی کی تفصیل

ملین ڈالر

	امریکہ				ای یو-27				برطانیہ			
	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	وی ای	پی ای	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	وی ای	پی ای	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	وی ای	پی ای
پاکستان	1,787	2,701	415	500	2,727	3,551	708	116	853	940	11	75
بنگلہ دیش	5,890	9,034	2,451	693	15,251	20,448	3,558	1,639	2,772	3,508	441	295
کمبوڈیا	2,996	4,135	459	680	2,731	3,303	457	116	674	651	25	-49
چین	16,699	22,547	3,851	1,997	24,370	27,824	1,281	2,173	5,756	4,647	-109	-1,000
بھارت	3,516	5,360	1,253	590	3,814	4,603	627	162	1,014	1,275	155	107
ترکی	669	1,008	256	83	10,535	11,938	1,377	26	1,840	1,868	-93	121
ویتنام	13,725	16,756	1,706	1,325	3,430	3,768	109	229	459	509	7	44
دنیا بھر سے	**71,565**	**95,791**	**15,564**	**8,661**	**83,138**	**94,903**	**9,042**	**2,723**	**16,360**	**16,253**	**681**	**-788**

نوٹ: 1) وی ای سے مراد ہے حجم کا اثر اور پی ای سے مراد ہے قیمت کا اثر؛

2) برطانیہ کی صورت میں دنیا کی قیمت کا اثر منفی چین مثبت ہے

ماخذ: آفس آف ٹیکسٹائل اینڈ اپیرل (امریکہ)؛ یورو اسٹیٹ (ای یو-27)؛ یو کے ٹریڈ انفو (برطانیہ)

حجم کا اثر

پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات بالخصوص ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل کا حجم مسلسل دوسرے سال بلند ترین سطح پر پہنچ گیا۔ طلب اور رسد دونوں ضمنی عوامل نے ٹیکسٹائل سیکٹر کی نمو کی رفتار کو آگے بڑھایا۔ طلب کے لحاظ سے، روایتی خریدار ممالک یا بلاکس امریکہ، یورپی یونین-27 اور برطانیہ سے زیادہ

[46] ماخذ: ٹاکنگ اسٹریٹجی: ملبوسات کی رسدی زنجیریں مکمل طوفان کی زد میں ہیں کیونکہ متعدد محاذوں پر لاگت میں اضافہ ہوا ہے، جنوری 2022ء۔ ٹیکسٹائل انٹیلی جنس۔ برطانیہ

[47] چین کی کپاس کی درآمدات – بالخصوص ریشہ اور دھاگا – 2021ء میں 10.6 ارب ڈالر درج کی گئیں، جو 20-2018ء کی اوسط سے 16 فیصد زیادہ ہیں۔ ماخذ: چین کسٹمز شماریات

[48] ماخذ: کپاس کی عالمی منڈیاں اور تجارت۔ دسمبر 2021ء۔ امریکی محکمۂ زراعت۔ امریکہ

[49] تفصیلات کے لیے دیکھیے، پاکستانی معیشت پر اسٹیٹ بینک کی رپورٹ مالی سال 21ء، باب 6– بیرونی شعبہ

شکل 6.25 الف: امریکی درآمدات کا حجم کا اشاریہ

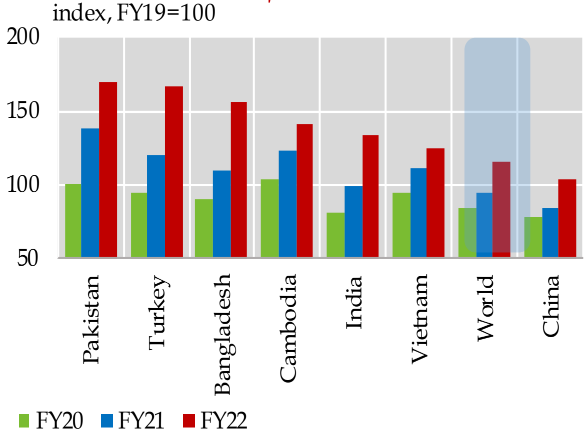

Source: Office of Textile & Apparel (US)

اضافے سے بھی درآمدات بڑھ گئیں کیونکہ 2020ء کے دوران امریکی سوتی مصنوعات کی درآمدات تقریباً 20 برسوں کی کم ترین سطح پر آگئی تھیں۔[50]

رسد کے لحاظ سے، ٹیکسٹائل کی صنعت کو پالیسی معاونت حاصل رہی جس نے استعداد کے بہترین استعمال اور توسیع کو ممکن بنایا۔ معاون اقدامات میں سے کچھ پر درجِ ذیل میں بحث کی گئی ہے:

الف) ٹیکسٹائل خام مال، جیسے سوتی دھاگے، مصنوعی اسٹیپل فائبر، سنتھیٹک دھاگے، اونی کپڑے، اور پولیسٹر دھاگے، کی درآمدات پر نرخوں کو معقول بنانا، جس کا اعلان مالی سال 22ء کے بجٹ میں کیا گیا تھا؛[51]

ب) توانائی کے نرخوں پر سبسڈی کی فراہمی — بجلی 9.0 سینٹ فی کلوواٹ فی گھنٹہ، اور گیس 6.5 ڈالر فی ایم ایم بی ٹی یو؛[52]

ج) بلند سیلز ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی ری فنڈز؛[53]

د) ٹرف اور ایل ٹی ایف اسکیموں کے تحت سبسڈی والا قرضہ۔ ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی صنعت کی جانب سے خالص معین سرمایہ کاری (ایل ٹی ایف

شکل 6.25 ب: یورپی یونین 27 کی درآمدات کا حجم کا اشاریہ

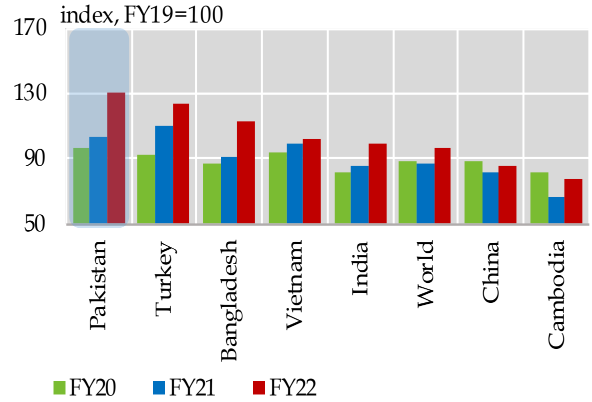

Source: Eurostat (EU-27)

ایف اور ٹرف) 131 ارب روپے تھی جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 49 ارب روپے زیادہ تھی۔

شکل 6.25 ج: برطانیہ کی درآمدات کا حجم کا اشاریہ

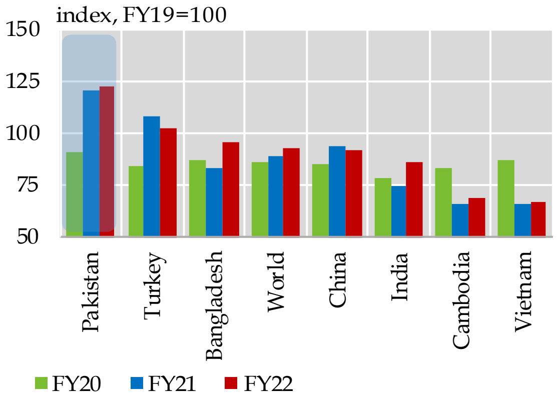

Source: UK Trade Info (UK)

ٹرف کے تحت ادائیگیوں اور جاری ایل ٹی ایف نے مل کر، ٹیکسٹائل سیکٹر، بالخصوص اپ اسٹریم زمروں (کاٹن اسپننگ، ویونگ اور فنشنگ) کی استعداد بڑھانے میں مدد دی۔ مالی سال 22ء کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی

[50] ماخذ: کپاس کی عالمی منڈیاں اور تجارت۔ دسمبر 2021ء۔ امریکی محکمۂ زراعت۔ امریکہ

[51] کچھ اشیاء، خاص طور پر خام کپاس، کے ٹیرف کو پہلے ہی مالی سال 21ء میں معقول بنایا گیا تھا۔ یہ اضافۂ قدر کے لیے کلیدی ٹیکسٹائل کی درآمد کو آسان بنانے کے لیے کیا گیا تھا۔ دستیاب ہے :
www.commerce.gov.pk/decisions-of-tariff-policy-board-tbp-implemented-under-finance-act-2021-22/

[52] صوبہ پنجاب کے ضمن میں نومبر-2021ء میں گیس ٹیرف کی سبسڈی کو 6.5 ڈالر سے بڑھا کر 9.0 ڈالر فی ایم ایم بی ٹی یو کر دیا گیا تھا۔ یہ ردوبدل اس گیس کے لیے کی گئی ہے جو صنعت کی جانب سے اپنے کیپٹو پاور پلانٹس میں بجلی پیدا کرنے کے لیے استعمال کی جارہی ہے۔ عام صنعتی استعمال کے لیے، سبسڈی کی شرح 6.5 ڈالر فی ایم ایم بی ٹی یو پر برقرار رہی۔

[53] مالی سال 22ء کے دوران یہ ری فنڈز کل 317 ارب روپے تھے، جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 84.2 ارب روپے زیادہ ہیں۔ ماخذ: وفاقی دفتر محاصل

شکل 6.26: ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات اور معین سرمایہ کاری

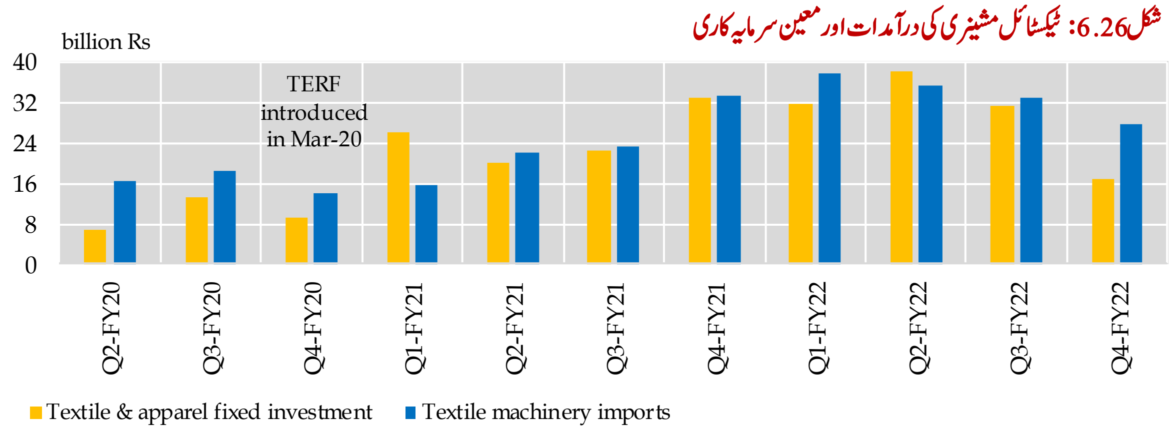

Note: Fixed investment includes LTFF & TERF; values represent outstanding loans at the end of each quarter
Sources: State Bank of Pakistan & Pakistan Bureau of Statistics

جدول 6.8: اہم نان ٹیکسٹائل بر آمدات

ملین ڈالر

	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	تبدیلی
چاول	2,041.7	2,511.4	469.6
باسمتی چاول	*569.5*	*694.1*	*124.6*
غیر باسمتی چاول	*1,472.2*	*1,817.3*	*345.0*
صاف تانبا	422.7	733.7	311.0
تل	88.3	183.9	95.6
کیمیکلز	556.1	871.0	314.9
ایتھائل الکحل	*302.7*	*544.9*	*242.2*
مکئی (بھٹہ)	18.6	239.4	220.8
پیٹرولیم خام	106.8	259.0	152.2
چمڑے کی مصنوعات	562.4	620.8	58.4
ملبوسات	*286.2*	*315.1*	*28.9*
دستانے	*259.7*	*287.1*	*27.4*
پھل	480.1	477.1	-2.9
تازہ کینو	*130.6*	*99.4*	*-31.2*
نارنگی	*59.9*	*25.7*	*-34.1*
چلغوزہ	*15.3*	*107.6*	*92.4*
آم	*141.2*	*136.7*	*-4.5*
مجموعی نان ٹیکسٹائل	**9,905.0**	**12,448.4**	**2,543.3**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

درآمدات میں تیز اضافے سے اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے، جو مالی سال 22ء کے دوران سال بسال 42.6 فیصد بلند تھی۔[54] مارچ 2020ء کے دوران ٹرف کے متعارف کرائے جانے کے بعد سے ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے (**شکل 6.26**)۔[55]

مالی سال 22ء کے دوران ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل کے علاوہ، سوتی کپڑے میں 26.8 فیصد نمو درج کی گئی جو بڑھ کر 2.4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا؛ نیز سوتی دھاگے کی برآمدات 18.6 فیصد نمو سے بڑھ کر 1.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ ان مصنوعات میں اضافہ بنیادی طور پر کپاس کی بلند' قیمتوں کی وجہ سے ہوا۔ چونکہ دونوں درمیانی مصنوعات کی ملکی طلب کافی مضبوط تھی، لہٰذا ان کے حجم میں اضافہ یا تو منفی (دھاگا) تھا یا برائے نام (کپڑا)۔

نان ٹیکسٹائل برآمدات نے برآمدی اساس کو وسیع کیا

مالی سال 22ء کے دوران نان ٹیکسٹائل برآمدات 25.7 فیصد نمو کے ساتھ 12.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اہم بات یہ ہے کہ دورانِ سال بڑھتے ہوئے حجم کا حصہ نان ٹیکسٹائل برآمدات میں نمایاں تھا۔ اہم اشیا میں زرعی خوراک کی مصنوعات شامل ہیں — چاول، تل کے بیج، اور مکئی (بھٹہ)؛ صاف تانبا؛ پیٹرولیم خام (کنڈینسیٹ)؛ ایتھائل الکحل؛ چمڑے کے ملبوسات اور دستانے (**جدول 6.8**)۔

[54] مالی سال 17ء تا مالی سال 21ء کی اوسط کے مقابلے میں، مالی سال 22ء کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات میں 89 فیصد اضافہ ہوا۔

[55] ٹرف ایک رعایتی نومالکاری کی سہولت ہے جس کا مقصد سرمایہ کاری — نئی اور توسیع — اور / یا توازن، جدت کاری اور تبدیلی (بی ایم آر)۔ کو فروغ دینا ہے اس کی میعاد مارچ 2021ء میں ختم ہو گئی تھی۔ تاہم، اس کے تحت ادائیگیاں مارچ-21ء کے بعد بھی جاری رہیں۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان . واضح رہے کہ معین سرمایہ کاری، جیسا کہ ٹرف / ایل ٹی ایف ایف کے تحت، کا اثر کسی فرم کی پیداوار پر کسی قدر تاخیر کے بعد دکھائی دیتا ہے۔ لہذا، گذشتہ دو برسوں میں کی گئی اس طرح کی سرمایہ کاریوں کا ٹیکسٹائل کی صنعت کی پیداوار پر مجموعی اثر پڑا۔

زرعی خوراک کی برآمدات

مالی سال 22ء کے دوران زرعی خوراک کے شعبے کی برآمدات، جو ٹیکسٹائل کے شعبے کے بعد دوسرے نمبر پر ہیں، 1.0 ارب ڈالر نمو سے بڑھ کر 5.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ مالی سال 22ء میں چاول، تل کے بیج، اور مکئی (بھٹہ) سمیت اہم زرعی خوراک کی برآمدات کی بہتر پیداوار کے ساتھ بڑھتی ہوئی طلب نے دورانِ سال نان ٹیکسٹائل کی نمو کو تیز کر دیا۔

چاول

مالی سال 22ء کے دوران چاول کی برآمدات 23 فیصد اضافے سے 2.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ گذشتہ برس یہ جمود کا شکار رہیں۔ یہ نمو حجم کی بنا پر ہوئی کیونکہ اوسط برآمدی اکائی مالیتیں گذشتہ برس کے مقابلے میں کم تھیں۔ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 22ء میں چاول کی پیداوار 9.3 ملین ٹن کی ریکارڈ بلند ترین سطح پر پہنچ گئی—سال بسال 0.9 ملین ٹن زائد، جس سے قابلِ برآمد فاضل میں اضافہ ہوا۔ دوسری جانب چاول کی برآمدی قیمتیں برقرار رہیں کیونکہ دورانِ سال اوسط برآمدی اکائی مالیت میں 8.9 فیصد کی واقع ہوئی۔ بمپر فصل اور مسابقتی قیمتوں کے ساتھ، پاکستان گذشتہ برس کے مقابلے میں 35 فیصد زیادہ اناج بھیجنے میں کامیاب رہا، جس کے نتیجے میں بلند ترسیلات (شپمنٹس) نے قیمتوں کے منفی اثرات کو ختم کر دیا۔

ملائیشیا اور چین سے بلند طلب کے ساتھ مجموعی اضافے میں غیر باسمتی چاول کا حصہ سب سے زیادہ تھا۔[56] یو ایس ڈی اے کی رپورٹ نے قیمت کی مسابقت کو ملائیشیا سے بڑھتی ہوئی طلب کا بنیادی عنصر قرار دیا ہے؛ پاکستان سے ملائیشیا کی درآمدات کی اکائی مالیت 2020ء میں 500 ڈالر فی ٹن سے کم ہو کر 2021ء میں 455 ڈالر فی ٹن رہ گئی (**شکل 6.27**)۔[57، 58] رپورٹ میں مزید بتایا گیا کہ 2021ء کے دوران پاکستان نے ملائیشیا کو چاول برآمد کرنے والے دوسرے بڑے ملک کے طور پر ویتنام کی جگہ لے لی۔

چین کے ضمن میں، ٹوٹا چاول کی طلب زیادہ تھی۔ اس کی بنیادی وجہ چین میں مکئی کی بلند قیمتیں تھیں، جن کے باعث ٹوٹا چاول نے فیڈ اسٹاک کے طور پر استعمال ہونے والی مکئی کے متبادل کی جگہ لے لی۔ 2022ء میں چاول کی مسلسل تیسرے سال کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) میں اضافے کے دوران، چین میں اس کی بلند قیمتیں طلب کا رخ درآمدی چاول کی جانب موڑنے کا باعث بنیں۔ آخراً، چین نے پاکستان سے چاول کے مزید سات تاجروں کو رجسٹر کیا تھا۔[59]

شکل 6.27: ملائشیا کی چاول کی درآمدات کی اکائی مالیت کا موازنہ

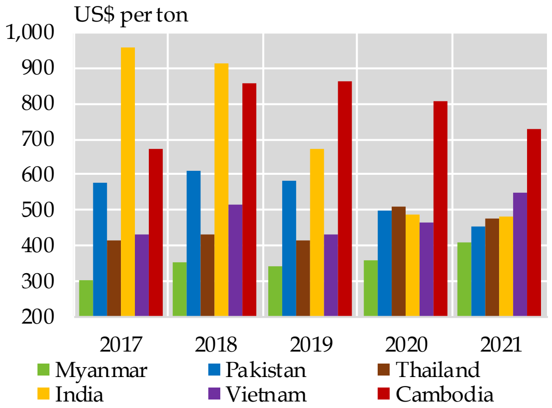

Source: Trade Data Monitor via USDA

مالی سال 22ء میں باسمتی چاول کی برآمدات 22 فیصد اضافے کے ساتھ 694.5 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گذشتہ برس کی کمی کے بعد مضبوطی سے بحال ہوئیں۔ متحدہ عرب امارات کو ترسیل میں نمایاں اضافہ ہوا۔[60] مالی سال

[56] جولائی تا مئی مالی سال 22ء کے دوران پاکستان کی غیر باسمتی اقسام کی برآمدات میں ملائیشیا کا حصہ 10.2 فیصد ہو گیا جبکہ جولائی تا مئی مالی سال 21ء میں یہ 4.4 فیصد تھا۔ اسی مدت کے دوران، ملک کے ٹوٹا چاول کی برآمدات میں چین کا حصہ 48.1 فیصد سے بڑھ کر 66.5 فیصد ہو گیا۔

[57] اناج اور فیڈ سالانہ۔ ملائیشیا 12 اپریل 2022ء۔ غیر ملکی زرعی خدمت۔ امریکی محکمۂ زراعت۔ اس لنک پر دستیاب ہے:
www.apps.fas.usda.gov/newgainapi/api/Report/DownloadReportByFileName?fileName=Grain%20and%20Feed%20Annual_Kuala%20Lumpur_Malaysia_MY2022-0001.pdf

[58] واضح رہے کہ میانمار (برما) نے 2021ء میں پاکستان کے مقابلے میں کم قیمتوں کی پیشکش کی تھی۔ تاہم، 22-2021ء میں مسلسل کھپت کے دوران مل سے گزارے ہوئے چاول کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے اس کا برآمدی فاضل کم تھا۔ (ڈیٹا کا ماخذ: یو ایس ڈی اے)

[59] ماخذ: اناج: عالمی منڈی اور تجارت۔ مختلف مسائل۔ امریکی محکمۂ زراعت۔ امریکہ

[60] واقعاتی شواہد بتاتے ہیں کہ ایران کے ساتھ باضابطہ مالی روابط کی عدم موجودگی میں پاکستان کے باسمتی چاول کو متحدہ عرب امارات کے راستے ایران بھیج دیا جاتا ہے۔

22ء کے دوران پاکستان کے باسمتی چاول کی ترسیل میں متحدہ عرب امارات کا حصہ بڑھ کر 22.2 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 11.9 فیصد تھا۔

تل

جولائی تا مئی مالی سال 22ء میں تل میں 108 فیصد کی ضخیم نمو ہوئی اور یہ بڑھ کر 183.9 ملین ڈالر تک پہنچ گئے۔ پاکستان کی تل کی پیداوار میں گذشتہ چند برسوں کے دوران تیزی سے اضافہ ہوا ہے (**شکل 6.28**)۔[61] واقعاتی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ کسان بیجوں کی کاشت میں روز افزوں دلچسپی لے رہے ہیں، کیونکہ وہ بلند برآمدی اکائی مالیتوں کی پیش کش کرتے ہیں۔[62]

شکل 6.28: پاکستان کی تل کی پیداوار، برآمدات اور چین کا حصہ

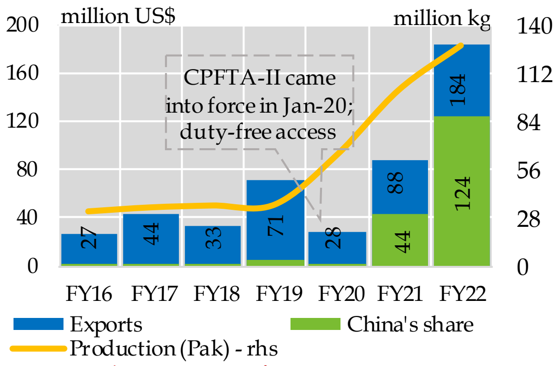

Source: Pakistan Bureau of Statistics & Economic Survey of Pakistan 2021-22

طلب کے لحاظ سے، تقریباً تمام اضافہ چین کو بلند ترسیل سے ہوا۔ سی پی ایف ٹی اے فیز II کے تحت، پاکستان کے تل ان مصنوعات میں شامل تھے جنھیں چین تک ڈیوٹی فری رسائی حاصل تھی- ایک ایسی مارکیٹ جس میں بیجوں کے تیل اور خوراک میں دیگر استعمالات کے لیے زبردست طلب ہے۔[63]

مکئی

مالی سال 22ء کے دوران مکئی (بھٹے) کی برآمدات 239.4 ملین ڈالر ہو گئیں جبکہ مالی سال 21ء کے دوران یہ 18.6 ملین ڈالر تھیں، نیز حجم 84.5 ہزار ٹن سے نمایاں طور پر بڑھ کر مالی سال 22ء میں 755.2 ہزار ٹن ہو گیا۔ اہم مقامات میں ویتنام اور ملائیشیا شامل تھے۔ مکئی اکثر فیڈ اسٹاک کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ ویتنام، جہاں پاکستان نے مالی سال 22ء کے دوران 139.7 ملین ڈالر مالیت کی مکئی درآمد کی جبکہ گذشتہ برس یہ 11.9 ملین ڈالر تھیں، وہ گذشتہ کئی برسوں سے اپنی پیداوار کو درآمدات کے ساتھ بدل رہا ہے۔[64] مالی سال 22ء کے دوران، ویتنام نے فیڈ اسٹاک میں استعمال کرنے کے لیے امریکہ سے گندم کی مہنگی درآمدات کو جزوی طور پر مکئی کی درآمدات کے ساتھ بدل دیا تھا۔[65] مزید برآں، بین الاقوامی طلب کو پورا کرنے کے لیے پاکستان سے وافر رسد دستیاب تھی۔[66]

دیگر نان ٹیکسٹائل برآمدات

ایتھانول (ایتھائل الکحل)

مالی سال 22ء کے دوران ایتھانول کی برآمدات 80 فیصد اضافے سے 544.9 ملین ڈالر ہو گئیں۔ یہ تمام حجم پر مبنی اضافہ تھا، جس میں چین اور یورپی ممالک —خاص طور پر نیدر لینڈز، اٹلی اور اسپین— نے سب سے زیادہ سال بسال اضافہ کیا۔ ایتھانول، جو اکثر بائیوفیول کے طور پر استعمال ہوتا ہے، بنیادی طور پر پاکستان میں گنے کی تخمیر (fermentation) سے تیار کیا جاتا ہے۔ ایتھانول کی برآمدات گذشتہ برس گنے کی پیداوار سے منسلک ہے (**شکل 6.29**)۔ مالی سال 21ء کے دوران گنے کی پیداوار میں 22 فیصد اضافہ ہوا، جس سے مالی سال 22ء میں اس کی برآمدات بڑھ گئیں۔

---

[61] مالی سال 22ء کے دوران تل کی پیداوار 128 ملین کلوگرام ہوگئی جبکہ مالی سال 21ء میں 102 ملین کلوگرام تھی (عبوری)؛ مالی سال 18ء میں یہ 36 ملین کلوگرام تھی۔ ماخذ: اقتصادی سروے پاکستان 2021-22ء

[62] مزید برآں، حالیہ برسوں میں پنجاب میں تل کی پیداوار میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ مالی سال 16ء تا مالی سال 21ء کے دوران اس میں 1.5 گنا اضافہ ہوا۔ ماخذ: کراپ رپورٹنگ سروسز، حکومت پنجاب

[63] چین کی تل کی کل درآمدات (کاشت کے لیے نہیں) 2020ء کے 1.0 ارب کلوگرام سے بڑھ کر 2021ء میں 1.2 ارب کلوگرام ہو گئیں؛ 2018ء میں یہ 828 ملین کلوگرام تھے۔ ماخذ: چائنا کسٹمز کے اعداد و شمار

[64] ماخذ: www.fas.usda.gov/data/vietnam-feed-importing-powerhouse#:~:text=Vietnam%20has%20turned%20to%20imports,importer%20globally%20in%202021%2F22

[65] ماخذ: www.agflow.com/agricultural-markets/vietnam-corn-imports-rise-while-wheat-tumbles/

[66] مالی سال 22ء کے دوران مکئی کی پیداوار میں 19 فیصد اضافے کا تخمینہ لگایا گیا تھا، جو 10.6 ملین کلوگرام کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ ماخذ: اقتصادی سروے پاکستان 2021-22ء

شکل 6.29: پاکستان کی ایتھانول کی برآمدات اور گنے کی پیداوار

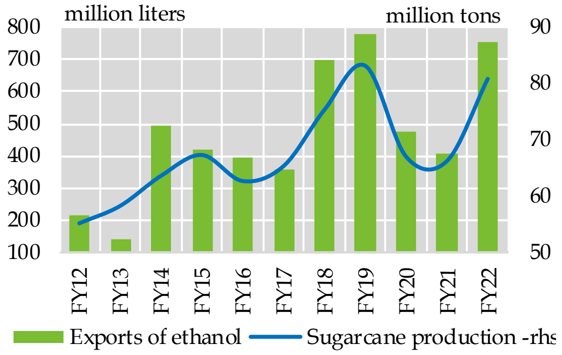

Sugarcane production data is plotted with lag of one year.
Source: Pakistan Bureau of Statistics and Pakistan Economic Survey 2021-22

صاف تانبا

مالی سال 22ء کے دوران صاف تانبے کی برآمدات 733.7 ملین ڈالر ہو گئیں جو مالی سال 21ء کے 422.7 ملین ڈالر سے تقریباً دگنی تھیں۔ تمام تر اضافے کی وجہ چین کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ پاکستان جنوری 2020ء سے سی پی ایف ٹی اے فیز II کے تحت چینی مارکیٹ تک ڈیوٹی فری رسائی حاصل کر رہا ہے۔ دورانِ سال تانبے کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں نے بھی پاکستان کی تانبے کی برآمدات کو نمایاں طور پر سہارا دیا (**شکل 6.30**)، کیونکہ مالی سال 22ء میں برآمدی اکائی مالیت میں سال بسال 51.1 فیصد اضافہ ہوا۔

شکل 6.30: پاکستانی تانبے کی چین کو برآمدات کی تفصیل

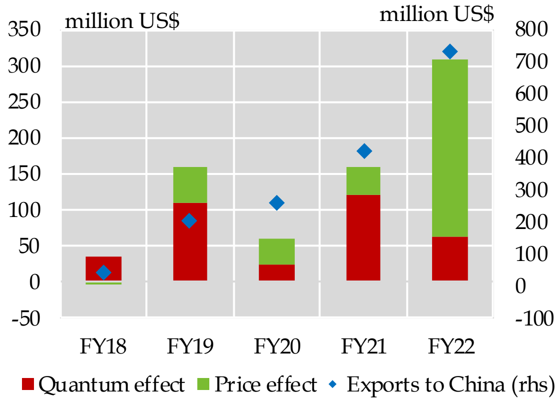

Source: PBS, World Bank & SBP calculations

پیٹرولیم خام

پیٹرولیم خام (کنڈینسیٹ) کی برآمدات 152.2 ملین ڈالر کے اضافے سے 259 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ حجم اور قیمت دونوں کے اثرات مثبت تھے، جبکہ خام تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے مؤخرالذکر کا حصہ غالب رہا۔ گذشتہ برس کے پست اساسی اثر کا حجم پر جزوی اثر پڑا۔ مزید برآں، تھائی لینڈ کی درآمد شدہ خام اور کنڈینسیٹ کی طلب بڑھ گئی کیونکہ لاک ڈاؤن کے بعد اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا۔[67]

پھل

مالی سال 22ء کے دوران پھلوں کی برآمدات گذشتہ برس کی سطح پر رک گئیں۔ پھلوں کی برآمدات کے حجم میں کمی ہوئی کیونکہ جولائی تا جون مالی سال 22ء کے دوران ملک کے پھلوں کی برآمد کے سب سے بڑے زمرے یعنی کنو کے حجم میں 51.5 فیصد سال بسال کی نمایاں کمی واقع ہوئی تھی۔ بنیادی طور پر سیاسی تبدیلیوں کے نتیجے میں باہمی تجارت میں سست روی کی وجہ سے افغانستان کو برآمدات میں کمی آئی۔ اس کمی نے چلغوزے کی ترسیلات میں اضافے کا اثر زائل کر دیا، جس میں مالی سال 22ء کے دوران چھ گنا کا سال بسال اضافہ ہو گیا تھا۔

درآمدات

مالی سال 22ء کے دوران پاکستان کی درآمدات سال بسال 42.1 فیصد اضافے سے 80.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 56.4 ارب ڈالر تھیں۔ اس اضافے کی اہم وجہ اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں تھیں۔ بالخصوص، دورانِ سال درآمدات میں ہونے والا تقریباً نصف اضافہ محض پٹرولیم خام اور مصنوعات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے ہوا۔ اس کے علاوہ، کووڈ ویکسین درآمد کرنے کی ضرورت اور ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں توسیع نے بھی کچھ سرمایہ جاتی اشیا اور خام مال کی درآمد کی مقدار کو بڑھا دیا۔

خاص طور پر، مالی سال 22 کی پہلی دو سہ ماہیوں کے دوران توانائی اور غیر توانائی کی درآمدات کی رفتار میں تسلسل دکھائی دیا (**شکل 6.31**)۔ درآمدی طلب پر قابو پانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مختلف پالیسی اقدامات متعارف

[67] ماخذ: www.spglobal.com/commodityinsights/en/market-insights/latest-news/oil/050522-thailand-ramps-up-crude-imports-to-feed-high-refinery-runs-amid-tourism-revival

کرائے۔[68] کووڈ ویکسین کی درآمد میں کمی کے ساتھ ساتھ ان اقدامات نے درآمدات میں اضافے کی رفتار کو روک دیا، جس میں جنوری اور فروری 2022ء کے دوران ماہانہ بنیاد پر کمی درج کی گئی۔

شکل 6.31: مجموعی توانائی اور غیر توانائی درآمدات میں سال بسال تبدیلی

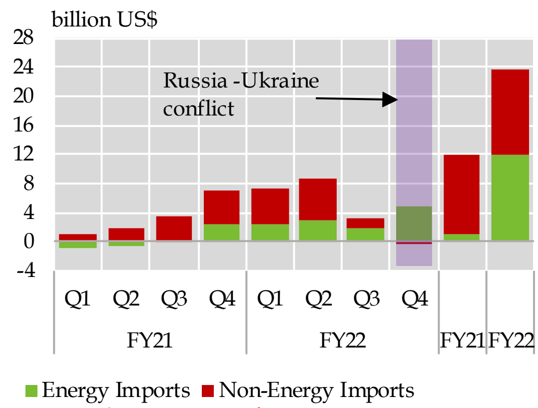

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.32: اجناس کی قیمتوں کے عالمی سہ ماہی اشاریوں میں نمو

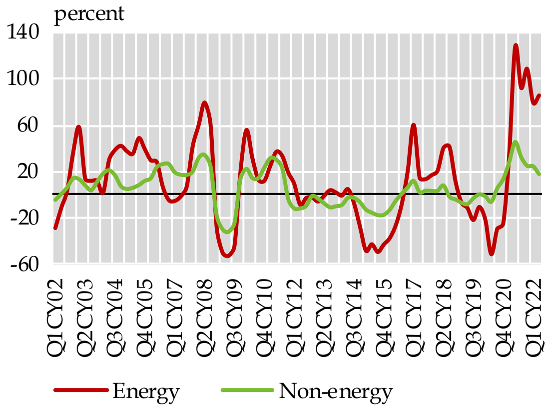

Source: World Bank

تاہم، روس-یوکرین تنازعے نے عالمی اجناس کی منڈی کو نئی تحریک دی۔ مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران توانائی اور غیر توانائی کی مصنوعات دونوں کی قیمتیں کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔ (**شکل 6.32** اور **6.33**) اس نے سست پڑتی ہوئی درآمدات کو از سر نو تقویت بخشی، اس طرح مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی میں سال بسال سہ ماہی نمو بڑھ کر 21.7 فیصد ہو گئی اور بر آمدات 18.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔[69] نتیجتاً، مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی سے توانائی کی درآمدات درآمدی نمو پر غالب آنا شروع ہو گئیں۔[70]

شکل 6.33: درآمدی نمو میں بلحاظِ شعبہ حصہ

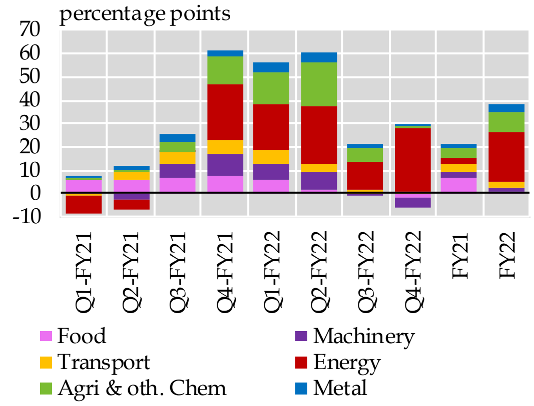

Source: Pakistan Bureau of Statistics & SBP calculations

توانائی کی درآمدات کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے دوران، ملک میں سیاسی عدم استحکام اور آئی ایم ایف پروگرام کے حوالے سے غیر یقینی صورتِ حال رہی، روپے پر دباؤ برقرار رہا، اور مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران اس کی قدر میں 10.4 فیصد کی کمی آئی۔ نتیجتاً، اسٹیٹ بینک نے انتظامِ طلب کے اضافی اقدامات متعارف کرائے جیسے، درآمدات پر سی ایم آر کو راغب کرنے والی مصنوعات کی فہرست میں مزید 177 اشیا کا اضافہ،[71] اور پالیسی

[68] متعلقہ محتاطیہ ضوابط (www.sbp.org.pk/bprd/2021/CL29.htm) میں ترمیم کرکے صارفین کی مالکاری کو محدود کرنا، درآمدات پر سی ایم آر کو راغب کرنے والی اشیا کی فہرست کو بڑھانا ان میں شامل ہے۔(https://www.sbp.org.pk/bprd/2021/CL30.htm)، بینکوں کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ کی ضروریات (سی آر آر) کو 100 بی پی ایس تک بڑھانا (www.sbp.org.pk/dmmd/2021/C20.htm) اور پالیسی ریٹ کو 275 بی پی ایس تک بڑھانا۔

[69] مارچ 2022ء میں ماہ بہ ماہ بنیاد پر درآمدات میں 9.5 فیصد اضافہ ہوا۔ اگرچہ، توانائی کی درآمدات میں 1.0 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی، تاہم مالی سال 22ء کی گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی میں غیر توانائی کی درآمدات میں 2.6 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی ہے۔

[70] مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی کی درآمدات کے 21.3 فیصد اضافے میں توانائی کی درآمدات کا حصہ 12 فیصدی درجات تھا۔

[71] بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 09 برائے 07 اپریل 2022ء (اس لنک پر دستیاب ہے www.sbp.org.pk/bprd/2022/CL9.htm)

ریٹس میں اضافہ۔[72] مزید برآں، حکومت نے مئی 2022ء میں بعض غیر ضروری اشیا کی درآمدات پر بھی پابندی عائد کر دی۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی میں غیر توانائی کی درآمدات میں سال بسال کمی دکھائی دی، اگرچہ یہ 2.4 فیصد کی معمولی کمی تھی۔ تاہم، روس-یوکرین تنازعے کی وجہ سے توانائی کی درآمدات میں 123.7 فیصد سال بسال اضافے نے مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران درآمدات کو 26.0 فیصد سال بسال نمو کے ساتھ 21.3 ارب ڈالر تک پہنچا دیا(**شکل 6.31**)۔[73]

مجموعی طور پر، مالی سال 22ء کے دوران قیمت کا اثر بیشتر درآمدات پر غالب رہا، خاص طور پر توانائی کی مصنوعات اور کچھ غیر توانائی کی مصنوعات، جیسے پام آئل، کھاد اور فولاد کے سکریپ کے ضمن میں (**جدول 6.9**)۔[74]

مالی سال 22ء کی درآمدات میں توانائی کا حصہ نمایاں تھا

مالی سال 22ء کے دوران پاکستان کا توانائی کا درآمدی بل 23.3 ارب ڈالر ہو گیا جو مالی سال 21ء کے 11.4 ارب ڈالر سے دگنا سے زیادہ تھا۔[75] نتیجتاً، مالی سال 22ء کے دوران مجموعی درآمدات میں توانائی کا حصہ بڑھ کر 29 فیصد ہو گیا، جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 20 فیصد تھا(**شکل 6.34**)۔

مالی سال 22ء کے دوران توانائی کی مصنوعات کی قیمتیں جیسے خام تیل، قدرتی گیس اور کوئلے کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا، بالخصوص پہلی ششماہی میں اس کی وجہ ان مصنوعات کی طلب اور رسد کو متاثر کرنے والے متعدد عوامل تھے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کووڈ دھچکے کے بعد معاشی سرگرمیوں کو بحال کرنے کے لیے فراہم کیے گئے معاشی محرک کے نتیجے میں 2021ء کے دوران بیشتر ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں توقع سے زیادہ مضبوط بحالی ہوئی۔[76] تاہم، اوپیک پلس کے اراکین کے پیداواری کوٹے کی پابندی کے باعث توانائی کی مصنوعات کی فراہمی کم رہی۔

دوسری طرف، کووِڈ کی وجہ سے غیر متوقع مرمتی کام اور پروجیکٹ میں تاخیر نے گیس کی رسد پر بہت زیادہ بوجھ ڈالا۔[77] صورت حال مزید گھمبیر ہو گئی کیونکہ یورپ میں پوَن بجلی کی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے توانائی کی کچھ طلب گیس پر منتقل ہو گئی۔ مزید برآں، قحط جیسی صورتِ حال، جس نے برازیل اور کچھ ملحقہ ممالک میں برقابی کی پیداوار کو محدود کر دیا، کے باعث بھی گیس کی طلب بڑھ گئی، جس نے گیس کی طلب اور رسد کے فرق کو مزید بڑھا دیا۔ 2021ء کے دوران، یورپی قدرتی گیس انڈیکس میں ریکارڈ 449.1 فیصد اضافہ ہوا۔ دوسری طرف، 2021ء کے دوران کوئلے کی قیمتوں میں بھی 1060.5 فیصد اضافہ ہوا، کیونکہ بہت سے ممالک بجلی کی پیداوار کے لیے کوئلے کی طرف منتقل ہو گئے۔[78]

شکل 6.34: درآمدات میں بلحاظِ شعبہ حصہ

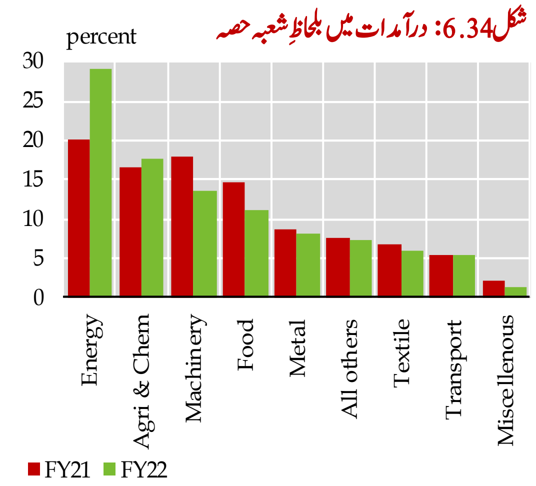

Source: Pakistan Bureau of Statistics

چونکہ پاکستان جزوی طور پر اسپاٹ مارکیٹ سے گیس خرید رہا تھا، ایل این جی کی قیمتوں میں اضافے نے اس کی توانائی کی رسدی زنجیر کو متاثر کیا اور ملک میں

[72] مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی میں پالیسی ریٹ بڑھ کر 400 بی پی ایس ہو گیا۔

[73] مالی سال 22 کی چوتھی سہ ماہی کی درآمدات کے 26.2 فیصد اضافے میں توانائی کی درآمدات کا مجموعی حصہ 28 فیصدی درجات تھا۔

[74] حکومت نے مئی 2022ء میں بعض غیر ضروری اشیا کی درآمد پر بھی دوماہ کے لیے پابندی عائد کر دی تھی۔(ماخذ: ایس آر او 598(1)/2022ء، 19 مئی 2022ء، وزارتِ تجارت)

[75] مجموعی طور پر، مالی سال 22ء کے دوران مجموعی درآمدات کے 42.1 فیصد اضافے میں توانائی کا حصہ 21.3 فیصدی درجات تھا(**شکل 6.37**)۔

[76] اس کے علاوہ، کووڈ دھچکے کے تناظر میں فروری 2020ء سے فروری 2021ء کے دوران اجناس کی قیمتوں میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ یہ پست اساس مالی سال 22ء میں تیز سال بسال نمو کا باعث بنی۔

[77] مزید تفصیل کے لیے دیکھیے، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر، بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ششماہی رپورٹ 22-2021ء(ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان)

[78] جنوب افریقی کوئلے کا اشاریہ۔(ماخذ: عالمی بینک)

گیس پر مبنی بجلی کی پیداوار محدود ہوگئی۔[79] تاہم، ملک نے بڑھتی ہوئی معیشت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے توانائی کی درآمد جاری رکھی۔ چنانچہ، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات کے 65.6 فیصد سال بسال اضافے میں توانائی کا حصہ تقریباً ایک تہائی ہوگیا۔

ممالک میں اقتصادی سرگرمیوں کی رفتار میں کمی کے دوران، مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی کے آغاز میں توانائی کی قیمتیں کم ہونا شروع ہوگئی تھیں۔ تاہم، فروری 2022ء میں روس-یوکرین تنازعے کے پھوٹ پڑنے سے کم ہوتی قیمتوں کو نئی تحریک ملی (**شکل 6.35**)۔ روسی خام تیل، گیس، کوئلے اور پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد پر پابندی کی شکل میں روس پر مجوزہ پابندیوں نے توانائی کی مارکیٹ کو ہلا کر رکھ دیا۔[80] اس کے علاوہ، مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی میں انگولا اور نائیجیریا میں پیداوار میں طویل تعطل، اور اوپیک پلس پیداوار میں معمولی اضافے نے تیل کی قیمتیں بلند سطح پر رکھیں۔[81] مزید برآں، روس کی طرف سے بعض یورپی اور غیر یورپی توانائی کمپنیوں پر لگائی گئی جوابی پابندی،[82] اور یورپ کو روسی گیس کی رسد میں متوقع کٹوتی نے گیس اور کوئلے کی قیمتوں کو نئی بلندیوں پر پہنچا دیا۔[83] ان پیش رفتوں سے ہم آہنگ، مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی میں پاکستان کا توانائی کا درآمدی بل 13.1 ارب ڈالر تک بڑھ گیا، جو مالی سال 21ء کی دوسری ششماہی میں 6.6 ارب ڈالر تھا (**شکل 6.35**)۔

غیر توانائی درآمدات

مالی سال 22ء کے دوران غیر توانائی درآمدات 16.7 فیصد نمو سے 52.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں (**شکل 6.41**)۔ اگرچہ، مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی میں اس کی نمو کافی حد تک کم ہو کر 19.9 فیصد رہ گئی، تاہم مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 38.2 فیصد نمو دکھائی دی تھی، کیونکہ اسٹیٹ بینک کے اقدامات کے نتائج دکھائی دینے لگے تھے۔ دورانِ سال زراعت اور دیگر کیمیکلز، ٹرانسپورٹ، مشینری اور دھاتوں جیسے گروپوں نے غیر توانائی درآمدات کی نمو میں نمایاں حصہ ڈالا (**شکل 6.32**)۔

شکل 6.35: مالی سال 22ء کے دوران توانائی کی درآمدات کی نمو میں قیمت

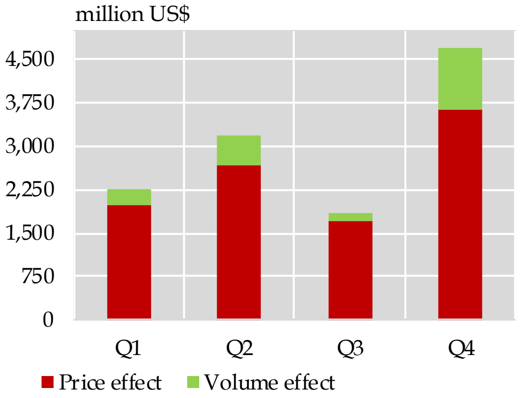

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 22ء کے دوران کووڈ ویکسینز درآمدی نمو کا ایک اہم محرک بنی رہیں

مالی سال 22ء میں زراعت اور کیمیکل گروپ کے حصے میں نمایاں اضافہ دکھائی دیا، جس کی بڑی وجہ پہلی ششماہی میں کووڈ ویکسینز کی خریداری ہے (**شکل 6.34**)۔ نمو میں حصے کے لحاظ سے، اس گروپ نے مالی سال 22ء کے دوران 42.1 فیصد کی درآمدی نمو میں تقریباً 9 فیصدی درجات کا حصہ ڈالا (**شکل 6.32**)۔ مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی میں انفیکشن کے تناسب میں کمی کے ساتھ کووڈ ویکسین کی خریداری نمایاں طور پر سست پڑ گئی۔

---

[79] S&P Commodity insight. Available at: www.spglobal.com/commodityinsights/en/market-insights/latest-news/energy-transition/072022-fuel-shortages-hit-nearly-a-quarter-of-pakistans-operational-power-plants

[80] امریکہ نے روسی خام اور قدرتی گیس، بعض پٹرولیم مصنوعات اور کوئلے کی درآمد پر پابندی عائد کر دی۔ امریکہ نے 2021ء میں روس سے تقریباً 700,000 بیرل یومیہ خام تیل اور ریفائنڈ پٹرولیم مصنوعات درآمد کیں۔ ماخذ: وائٹ ہاؤس کا بیان –08 مارچ 2022ء، اس لنک پر دستیاب ہے: www.whitehouse.gov/briefing-room/statements-releases/2022/03/08/fact-sheet-united-states-bans-imports-of-russian-oil-liquefied-natural-gas-and-coal/

[81] اجناسی منڈی کا منظر نامہ - اپریل 2022ء (ماخذ: عالمی بینک)

[82] روس نے یورپی یونین میں گیزپروم کی سابق ذیلی کمپنیوں سمیت توانائی کی 31 کمپنیوں پر پابندیاں لگا دیں (ماخذ: www.tass.com/economy/1449571)

[83] ماخذ: www.reuters.com/business/energy/gazprom-may-lose-third-its-gas-exports-europe-2022-analysts-2022-04-22/

جدول 6.9: مالی سال 22ء میں پاکستان کی اہم برآمدات

ملین ڈالر

اجزا	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مطلق تبدیلی	حجم کا اثر	قیمت کا اثر
توانائی گروپ	**11,358**	**23,312**	**11,954**	**1,886**	**10,068**
پیٹرولیم مصنوعات	5,160	12,066	6,906	1,459	5,447
خام تیل	3,107	5,597	2,489	164	2,326
ایل این جی	2,617	4,988	2,371	291	2,079
زراعت اور کیمیکل	**9,300**	**14,080**	**4,780**	**–**	**–**
کھاد	719	845	126	-195.4	321.8
پلاسٹک میٹیریلز	2473	3134	661	84.1	577.4
طبی مصنوعات	1390	4062	2672	2040.3	631.3
دیگر کیمیکلز	4529	5837	1308		
ٹرانسپورٹ گروپ	**2,987**	**4,456**	**1,468**	**–**	**–**
گاڑیاں	1,376	2,009	633	–	–
سی بی یوز	256	310	54	–	–
سی کے ڈیز	1,120	1,698	578	–	–
ٹرک اور بسیں	515	964	449	–	–
ہوائی اور بحری جہاز	514	761	248	–	–
دھاتی گروپ	**4,897**	**6,522**	**1,625**	**–**	**–**
فولاد اسکریپ	1,858	2,304	446	-350	797
لوہا اور فولاد	1,960	2,936	976	309	667
غذائی گروپ	**8,348**	**9,012**	**664**	**–**	**–**
گندم	983	795	-189	-383	194
چینی	129	192	63	14	49
پام آئل	2669	3548	879	-330	1209
ٹیکسٹائل گروپ	**3,866**	**4,785**	**919**	**–**	**–**
خام کپاس	1,480	1,828	348	-140	488
سنتھیٹک دھاگا	656	878	223	-50	273
مشینری گروپ	**10,147**	**10,915**	**768**	**–**	**–**
بجلی کی پیداوار	1,912	1,471	-442	–	–
الیکٹریکل	1,664	1,930	265	–	–
سیل فونز	2,065	1,978	-87	–	–
دیگر مشینری	2,688	3,192	503	–	–
دیگر تمام اشیا	**4,259**	**5,875**	**1,616**	**–**	**–**
تمام درآمدات	**56,380**	**80,143**	**23,763**	**–**	**–**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

سال 22ء کے دوران پاکستان نے 3.2 ارب ڈالر مالیت کی کووِڈ ویکسینز درآمد کیں، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 525.1 ملین ڈالر کی تھیں (**شکل 6.37**)۔ اگرچہ مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی میں کووڈ کا پھیلاؤ کنٹرول میں رہا، کیونکہ نئے کیسز کی تعداد برائے نام رہ گئی، تاہم ملک نے کمزور لوگوں کو بوسٹر ڈوز فراہم کرنے کے لیے کووڈ ویکسینز کی درآمد جاری رکھی۔ جنوری جون مالی سال 22ء کے دوران، پاکستان نے 414 ملین ڈالر کی کووڈ ویکسین درآمد کیں۔

ویکسین کے علاوہ، ملک نے مالی سال 22ء کے دوران اینٹی بائیوٹکس، اور دیگر مدافعتی ادویات اور مصنوعات درآمد کیں، جس سے مالی سال 22ء میں طبی مصنوعات کی درآمدات میں بھی اضافہ ہوا(**شکل 6.37**)۔

شکل 6.36: غیر توانائی درآمدات

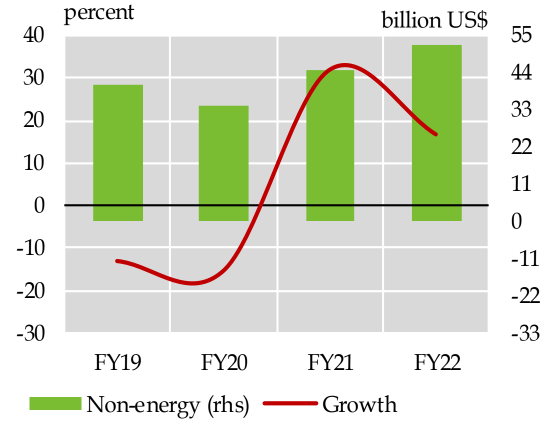

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.37: بشمول ویکسین طبی مصنوعات کی درآمد

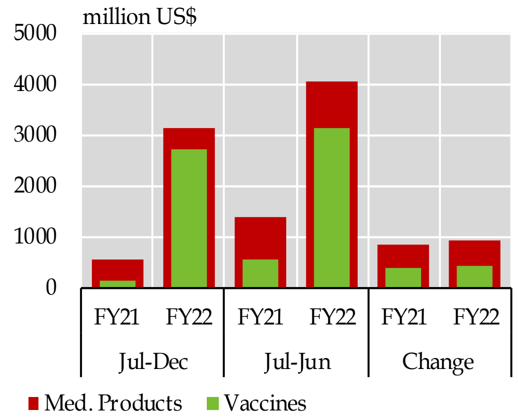

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مزید برآں، مالی سال 22ء میں پلاسٹک کے مواد، دیگر کیمیکلز اور کھادوں کی درآمد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا(**شکل 6.38**)۔ پلاسٹک کے مواد اور دیگر کیمیکلز دونوں میں زیادہ تر خام مال شامل ہیں، جو صنعتوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ لہٰذا، بڑھتی ہوئی معاشی سرگرمیوں کے نے ان مصنوعات کی درآمدات میں اضافے کی معاونت کی۔ دوسری طرف، مالی سال 22ء میں کھاد کی درآمد میں 27.2 فیصد کی کمی دیکھی گئی، جس کی وجہ کھاد کی بڑھتی ہوئی قیمتیں تھیں۔ قدرتی گیس کی قیمتوں میں ریکارڈ اضافے کا اثر کھاد کی قیمتوں پر پڑا، کیونکہ کھاد کی پیداوار میں قدرتی گیس فیڈ اسٹاک کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

شکل 6.38: زراعت اور دیگر کیمیکلز کی درآمدات

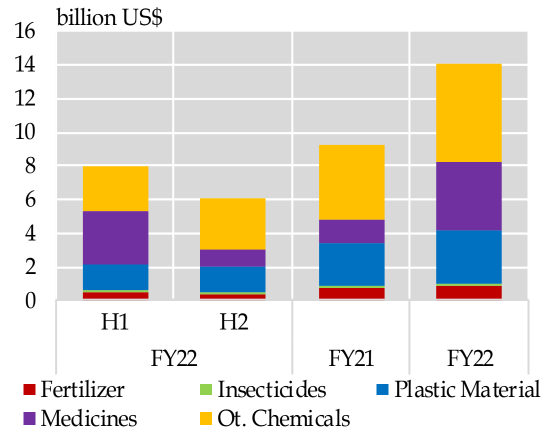

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ٹرانسپورٹ کی درآمدات میں مضبوط اضافہ دکھائی دیا

مالی سال 22ء کے دوران ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمد بڑھ کر 4.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں 49.1 فیصد زیادہ ہے۔ موافق زری پالیسی موقف، اور بڑھتی ہوئی آمدنی نے گذشتہ برس سے گاڑیوں کی طلب کو تقویت دی تھی۔ یہ رفتار مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری رہی، کیونکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں اشیا کی درآمدات میں دگنا سے زائد اضافہ ہوا اور وہ 2.3 ارب ڈالر ہوگئیں جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں یہ 1.1 ارب ڈالر تھیں۔ تاہم، طلب کو دبانے کے اقدامات اور قیمتوں میں تیزی سے اضافہ، نیز شرح مبادلہ میں نمایاں کمی نے مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی میں اضافے کی رفتار کو سست کر دیا(**شکل 6.39**)۔ ساخت کے لحاظ سے، دورانِ سال ٹرانسپورٹ کی درآمدات میں تقریباً نصف حصہ کاروں، بسوں اور دیگر بھاری گاڑیوں کے الگ الگ پُرزوں کی شکل میں (سی کے ڈی) یونٹس کا تھا (**شکل 6.40**)۔ مجموعی لحاظ سے، اگرچہ ٹرانسپورٹ کی درآمدات میں کاروں کا حصہ غالب رہا، تاہم مالی سال 22ء کے دوران بھاری گاڑیوں (بسوں، ٹرک اور دیگر بھاری گاڑیوں) میں بھی نمایاں اضافہ دکھائی دیا(**شکل 6.41**)۔ مزید برآں، حکومت کی جانب سے بیشتر مکمل ساختہ یونٹس (سی بی یو) کی درآمدات پر پابندی کے باوجود، مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران مکمل ساختہ بھاری گاڑیوں کی درآمدات تقریباً 164.3 فیصد

اضافے سے 336.3 ملین ڈالر ہو گئیں جبکہ مالی سال 21ء میں یہ 127.3 ملین ڈالر تھیں۔[84]

شکل 6.39: ٹرانسپورٹ کی درآمدات

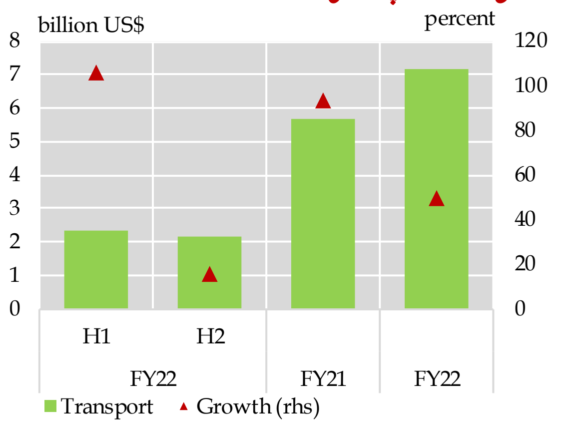

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.40: ٹرانسپورٹ گروپ میں درآمدی نمو میں حصہ

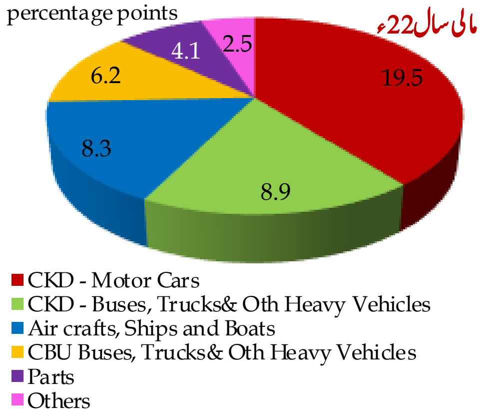

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مکمل ساختہ بھاری گاڑیوں کی درآمدات میں تیزی سے اضافہ ہوا جس کی وجوہات یہ تھیں: (i) ملک کے مختلف شہروں میں جاری مختلف بی آر ٹی اسکیموں کے تحت پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی کے لیے بسیں درآمد کی جارہی ہیں؛ (ii)کاروباری اداروں کی طلب، جو ٹرف کی سہولت استعمال کرتے ہوئے اپنی نقل و حمل بڑھارہی تھیں؛ اور (iii) سستی منی وینز کے لیے گھرانوں کی طلب میں اضافہ، کیونکہ پرانی درآمد شدہ گاڑیوں پر مؤثر درآمدی ڈیوٹی کم ہے۔[85]

شکل 6.41: زمرہ وار ٹرانسپورٹ درآمدات

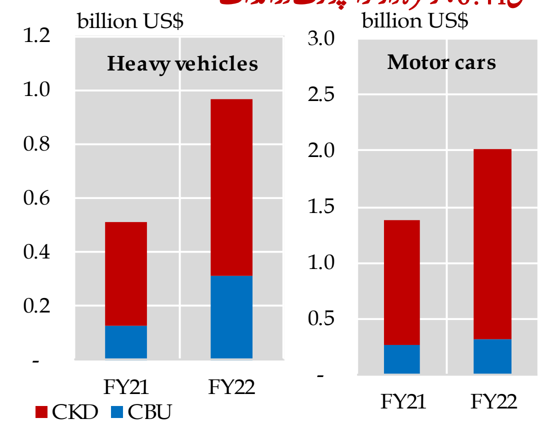

Source: Pakistan Bureau of Statistics

سست روی کے باوجود سیلولر موبائل کی درآمدات نمایاں رہیں

مالی سال 22ء میں مشینری کی درآمدات بڑھ کر 10.9 ارب ڈالر ہو گئیں جبکہ گذشتہ برس 10.1 ارب ڈالر تھیں۔ اگرچہ ٹیلی کام کے آلات، بالخصوص سیلولر موبائل فون، اس گروپ کے اہم شراکت دار رہے، تاہم اس کی درآمدات میں دورانِ سال 4.2 فیصد کی کمی دیکھی گئی **(شکل 6.42)**۔ مطلق لحاظ سے مالی سال 22ء میں پاکستان نے 2.0 ارب ڈالر کے موبائل فون درآمد کیے جو مالی سال 21ء میں 2.1 ارب ڈالر کی درآمدات سے معمولی کم تھے۔

شکل 6.42: مشینری کی درآمدات

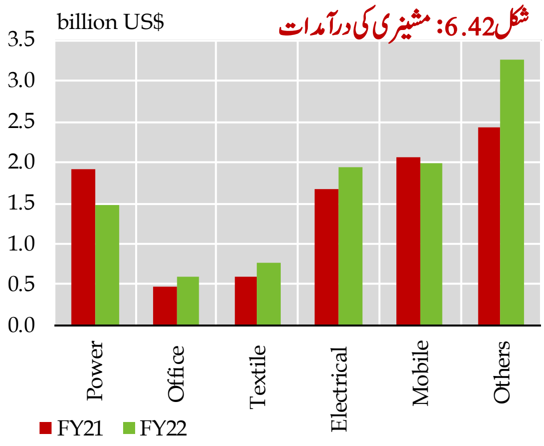

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[84] دوسری طرف، مالی سال 22ء کے دوران سی کے ڈی/ ایس کے ڈی بھاری گاڑیوں کی درآمدات 68.2 فیصد اضافے سے 652.4 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔

[85] ذاتی سامان کی اسکیم کے تحت، کاروں کی درآمد کی اجازت ہے- جو 03 سال سے زیادہ پرانی نہ ہوں- جبکہ دیگر ان گاڑیوں کی درآمد، جس میں منی وین بھی شامل ہیں- کی اجازت ہے، جو 05 سال سے زیادہ پرانی نہ ہوں۔

مالی سال 22ء میں، موبائل کی درآمدات میں بیشتر سی کے ڈی / ایس کے ڈی یونٹس کا غلبہ تھا کیونکہ متعدد کمپنیوں نے مقامی طور پر پسند کیے جانے والے بین الاقوامی برانڈز تیار کرنے کے لیے پاکستان میں موبائل فون اسمبلی پلانٹس لگائے ہیں۔ اس کی وجہ سے سی بی یو موبائلز کی جگہ سی کے ڈی / ایس کے ڈی موبائل فون کی درآمدات نے لے لی (**شکل 6.43**)۔[86] مزید برآں، حکومت نے مئی 2022ء میں سی بی یو موبائلز کی درآمد پر پابندی عائد کر دی تھی، جس سے موبائل فونز کی درآمدات بھی رُک گئیں۔[87]

شکل 6.43: موبائل کی درآمدات

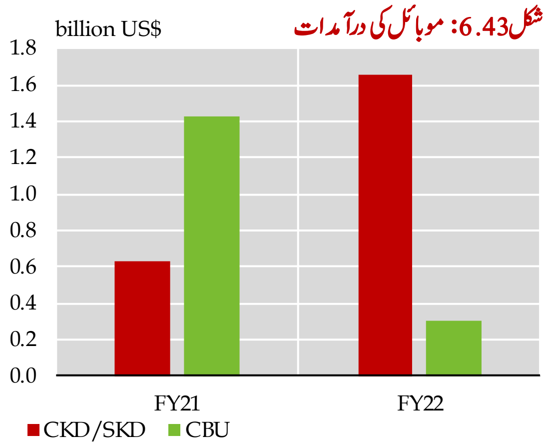

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ٹیلی کام کے علاوہ برقی مشینری اور آلات اور ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کے دوران برقی مشینری اور آلات کی درآمد بڑھ کر 1.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جو گزشتہ برس 1.7 ارب ڈالر تھی (**شکل 6.42**)۔ اس گروپ کی اہم درآمدات میں فوٹو سینسیٹو سیمی کنڈکٹرز (سولر پینلز) اور الیکٹریکل آلات جیسے اسٹیٹک کنورٹرز، بیٹریاں (لیتھیم آئن)، ملٹی کور کیبلز، اور بورڈز پینلز اور کنسولز شامل ہیں۔

بجلی کی بڑھتی ہوئی لاگت کے دوران، سبز اقدامات جیسے اسٹیٹ بینک کی جانب سے رعایتی قرضے،[88] اور بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کی طرف سے اپنائی گئی نیٹ میٹرنگ،[89] نے گھرانوں اور کاروباری اداروں کو بجلی کے متبادل ذرائع (خاص طور پر سولر پینلز) کی طرف منتقلی کی ترغیب دی۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء کے دوران سولر پینلز کی درآمد بڑھ کر 31.5 ملین ڈالر تک پہنچ گئی، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 30.3 ملین ڈالر تھی۔

مزید برآں، مالی سال 22ء میں ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد 764.0 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ مالی سال 21ء میں 592 ملین ڈالر تھی (**شکل 6.26**)۔ ٹیکسٹائل سیکٹر کو ٹرف اور ایل ٹی ایف ایف کے تحت منظور شدہ مالکاری سے فائدہ ہوا۔ مالی سال 22ء کے دوران اس شعبے کے لیے مالکاری بڑھ کر 348.5 ارب روپے ہو گئی، جبکہ مالی سال 21ء کی اسی مدت میں 237.7 ارب روپے تھی۔

بڑھتی ہوئی قیمتوں اور حجم کے دوران دھات کی درآمدات بڑھ گئیں

مالی سال 22ء کے دوران دھاتوں کی درآمد 33.42 فیصد اضافے سے 6.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔ مالی سال 22ء میں لوہے اور فولاد اور اس کے اسکریپ کی درآمد - یہ دونوں دھاتی درآمدات کے کلیدی محرک ہیں - درآمدات بالترتیب 2.9 ارب ڈالر اور 2.3 ارب ڈالر تک بڑھ گئیں، جبکہ مالی سال 21ء میں ہر ایک کی درآمد تقریباً 2.0 ارب ڈالر تھی۔

اہم بات یہ ہے کہ لوہے اور فولاد کے اسکریپ کی درآمد کا انحصار مکمل طور پر قیمتوں میں اضافے پر تھا، کیونکہ مالی سال 22ء کے دوران ان کی درآمدات میں کمی دیکھی گئی۔ اس کے برعکس، لوہے اور فولادی دھات کی درآمد میں حجم اور قدر دونوں اعتبار سے تیز اضافہ دکھائی دیا (**شکل 6.44 الف**)۔

چونکہ توانائی کی قیمتیں ریکارڈ بلند سطح پر ہیں اور فولاد کی صنعت کو ڈی کاربنائز کرنے کی کوششیں بھی جاری ہیں، اس لیے فیرس اسکریپ صنعت کے لیے ایک 'نیا سونا' بن گیا ہے۔ الیکٹرک آرک فرنسوں میں اسکریپ کا استعمال کرتے ہوئے تیار کیا جانے والا فولاد بلاسٹ فرنس میں لوہے اور کوئلے سے

[86] تفصیلات کے لیے دیکھیے، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر، اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 22ء

[87] دیکھیے فٹ نوٹ نمبر 16۔

[88] تفصیلات کے لیے دیکھیے، قابلِ تجدید توانائی کے لیے اسٹیٹ بینک کی مالکاری اسکیم اور قابلِ تجدید توانائی کے لیے اسلامی مالی سہولت (ماخذ: **آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 12 برائے 2021ء**)

[89] نیٹ میٹرنگ کاروباری اداروں کو اپنے آلات سے پیدا ہونے والی ضرورت سے زیادہ بجلی اپنی متعلقہ بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کو فروخت کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

شکل 6.44الف: فولاد کی درآمدات کے حجم اور قیمت کا اثر

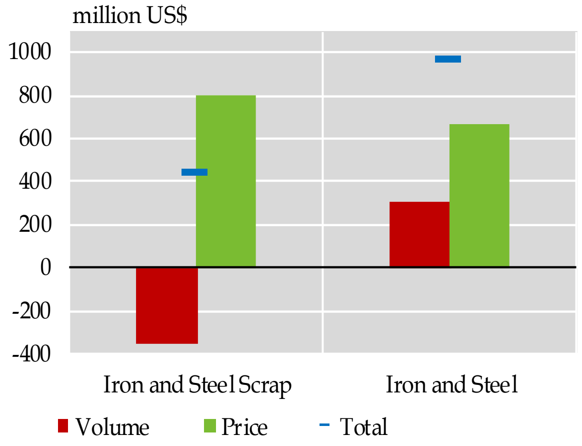

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.44ب:لوہا، فولاد اور اسکریپ کی درآمدات کی اوسط اکائی مالیتیں

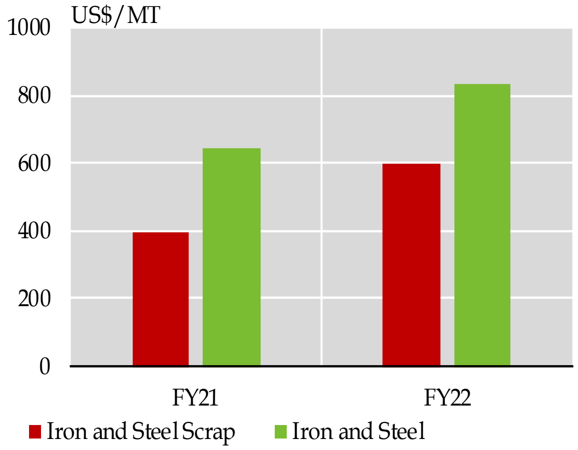

Source: Pakistan Bureau of Statistics

بنائے جانے والے فولاد کے مقابلے کاربن کا صرف ایک تہائی اخراج کرتا ہے۔چین، روس اور جاپان نے اپنے فولاد اور دھاتوں کی پیداوار کے لیے مزید ری سائیکل شدہ خام مال کو ملک میں رکھنے کے ضمن میں برآمدی پابندیوں کا اعلان کیا ہے۔[90] جنوبی افریقہ، ایران، برطانیہ اور یورپی یونین سمیت کئی ممالک اور خطے اسی طرزِ عمل کی پیروی کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔

چونکہ اسکریپ کی رسد زیادہ محدود ہو گئی ہے، اس لیے لوہے اور فولاد کے مقابلے میں اس کی قیمت زیادہ تیزی سے بڑھ گئی۔مالی سال 22ء میں درآمد شدہ سکریپ کی اوسط یونٹ قیمت 602.8 ڈالر فی میٹرک ٹن تھی، جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 53.2 فیصد زیادہ ہے۔اس کے برعکس، لوہے اور فولاد کی دھات کی درآمدات کی اوسط اکائی قیمت 837 ڈالر فی میٹرک ٹن تھی، جو گزشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً 29.6 فیصد زیادہ ہے(**شکل 6.44ب**)۔

اس عالمی پیش رفت کے علاوہ، توانائی کی بلند لاگت نے چھوٹے اور غیر مستعد بلٹ (billet) پروڈیوسرز کو مقامی مارکیٹ سے باہر نکال دیا ہے، جو اسکریپ کو اپنے اہم خام مال کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔یہ بھی لوہے اور فولاد کے اسکریپ کی درآمد میں کمی کا باعث بنا ہے۔[91]

[90] The 's' word: Recycling scrap metal's image, S&P Global Commodity Insight, Available at: www.spglobal.com/commodityinsights/en/market-insights/blogs/metals/081822-scrap-metal-green-steel-decarbonization-circular-economy

[91] تفصیلات کے لیے دیکھیے اس رپورٹ کا باب 2۔